بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم Regd No. D 67
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۱۸ | شمارہ ۳۱ | ۴۴

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر:
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:
خورشید احمد انور

بحرام کہ وقت تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۱۷ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

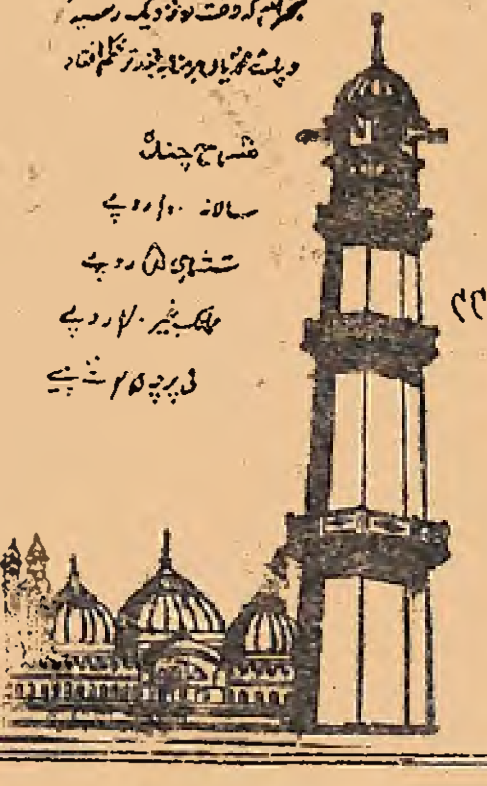

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۱ اخاء (اکتوبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۶ اخاء کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور مع بیگم صاحبہ مدظلہا لاہور میں ایک ہفتہ قیام فرمانے کے بعد مورخہ ۱۵ اکتوبر بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ حضور پرنور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

قادیان ۲۱ اخاء۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب راولپنڈی میں منعقدہ صوبائی کانفرنس میں شرکت کیلئے ۱۹ اخاء کو تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آپ کے اہل و عیال قادیان میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

☆ — اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآبادی کے بیٹے محمد اکرم صاحب ڈپٹی چیف انجینئر کھاد فیکٹری پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۲۶/۹/۶۹ بچی عطا فرمائی۔ احباب نومولودہ اور انکی والدہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا فرمادیں۔

۱۰ شعبان ۱۳۸۹ھ | ۳۰/۲۳ اخاء ۱۳۴۸ ہش | ۳۰/۲۳ اکتوبر ۱۹۶۹ء

جماعت احمدیہ چک ایمرچھ (کشمیر) میں کامیاب جلسہ

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی شیخ غلام نبی صاحب مبلغ یادگیر رکن تبلیغی وفد نزیل کشمیر

چک ایمرچھ بوجہ چشموں اور اونچی جگہ پر واقع ہونے کے ایک خوبصورت اور اچھے مناظر والی جگہ ہے۔ یہاں پر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت عرصہ سے جماعت قائم ہے۔ خدا تعالیٰ نے روحانی لحاظ سے بھی اس جگہ کو خوبصورت بنانا تھا۔ چنانچہ علاقہ مظفر آباد سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی راجہ عطا محمد صاحب مرحوم نے اپنے چند رفقاء کے اس سرزمین میں وارد ہوئے۔ راجہ صاحب مظفر آباد سے ہی احمدیت کے نور سے منور ہوکر آئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ کشمیر میں احمدیت کا نور سب سے پہلے یہیں پہنچا۔

مبلغین کرام کی آمد

چونکہ مبلغین کرام نے دور دور سے آنا تھا اس لئے ۸ ستمبر کی شام کو ہی تمام مبلغین یاری پورہ میں جمع ہوگئے۔ اسی طرح مکرم و محترم چوہدری مبارک علی صاحب ناظر بیت المال مع انسپکٹر بیت المال بھی مکرم امیر صاحب وفد کے ساتھ اپنے پروگرام کے مطابق اسی روز یہاں پر تشریف آور ہوئے۔ رات کو مکرم حمید اللہ صاحب ٹاک کے ہاں وفد کا قیام رہا۔

روانگی برائے چک ایمرچھ

۱۰ ستمبر کی صبح کو ٹھیک آٹھ بجے مبلغین کرام کا یہ وفد مع مکرم ناظر صاحب بیت المال چک ایمرچھ کے لئے روانہ ہوگیا۔ چک ایمرچھ کے تمام دوست آدھ میل کے فاصلہ پر دیہات سے باہر مبلغین کے استقبال کے لئے تشریف لائے تھے۔ جن میں مکرم امیر اللہ خان صاحب ایم۔ ایل۔ سی اور مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت پیش پیش تھے۔ تمام احباب خورد و کلاں درود شریف پڑھتے ہوئے جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جلسہ گاہ مختلف چارٹوں سے مزین تھا جن پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار اور الہامات درج تھے۔

جلسے کی کارروائی

ٹھیک بارہ بجے دن مکرم و محترم چوہدری مبارک علی صاحب ناظر بیت المال کی صدارت میں جلسے کا آغاز ہوا۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب انسپکٹر بیت المال کی تلاوت کے بعد عزیزم مظفر احمد صاحب اور انیس احمد صاحب نے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں تحفۂ سلام پیش کیا۔

افتتاحی تقریر مکرم و محترم امیر اللہ صاحب خان ایم۔ ایل۔ سی نے فرمائی۔ آپ نے مرکز اور جملہ مبلغین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ مرکز نے وقت پر ہماری کمزوریوں کو بھانپ اور مبلغین بھیجے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ہم پر خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ آپ نے بتایا آج کے اس مادیت اور سائنس کے زمانہ میں جب دنیا مذہب سے بیزاری کا اظہار کر رہی ہے مذہب کی خدمت کرنا بڑا جہاد ہے۔ خدا ان کوششوں میں برکت ڈالے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ [illegible] کوشش کر رہا ہے کہ دنیا میں مساوات اور امن و آشتی قائم ہوجاتے لیکن وہ ہمیشہ اس میں ناکام رہیں گے جب تک کہ اسلامی نظام کو نہیں اپنائیں گے۔ جب تک انسان مذہب سے کامل تعلق پیدا نہیں کرتا اس کو کوئی چین و آرام حاصل نہیں ہوسکتا۔ بغیر مذہب کے انسان کی زندگی عبث ہے۔

آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے زندہ خدا۔ زندہ رسول اور زندہ کتاب پیش کی۔

آپ کے بعد خاکسار نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر کی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ کاملہ کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ اور بتایا کہ اگر دنیا اپنے مقصود میں کامیاب ہونا چاہتی ہے تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو دیکھے اور اس پر عمل کرے۔

خاکسار کے بعد مکرم راجہ منیر احمد صاحب خان نے موجودہ زمانے کے لوگوں کی ناگفتہ بہ حالت اور احمدیت کی ضرورت" پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جسے احباب نے بہت ہی پسند فرمایا۔

اسی طرح عزیزم منیر احمد صاحب نے جماعت احمدیہ کے عقائد پر ایک مختصر سی تقریر کی آپ کے بعد مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب مبلغ آسنور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم کے چند اشعار نہایت دلکش انداز میں سنائے۔ نظم کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب شاد مبلغ کنی پورہ نے

(بقیہ صلا پر)

جلسہ سالانہ قادیان

بتاریخ ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۶۹ء منعقد ہوگا

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے امسال جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کی تاریخیں ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۶۹ء رکھی گئی ہیں۔ جملہ پراونشل امراء۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اور مبلغین سے درخواست ہے کہ احباب کو جلسہ سالانہ قادیان کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے تاکہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کرکے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہوسکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان!
مورخہ ۲۳ اخاء ۱۳۴۸ ہش

افرادِ اُمّت کا یہ جمود اور یہ سکوت....!

حضرت عکرمہؓ ابن ابوجہل جو اسلام کے اشد ترین دشمن اور قریش مکہ کے سب سے زیادہ باثر و بارسوخ سردار ابوجہل کے بیٹے تھے کے بارے میں ایک روایت ہے کہ قبولِ اسلام کے بعد انہوں نے خدائے رب العرش کے حضور یہ عہد کیا کہ جتنی دولت مَیں نے اسلام کی مخالفت میں خرچ کی ہے خدا کی قسم اس سے دوگنی اسلام کی خدمت کے لئے خرچ کروں گا۔ اور جتنی لڑائیاں میں نے اسلام کے خلاف لڑی ہیں بخدا ان سے دوگنی لڑائیاں حمایتِ اسلام کی غرض سے لڑوں گا۔ انہوں نے کس طور پر اپنے اس عہد کو پورا کیا اور چشمِ فلک نے کس رنگ میں اس عہدِ محکم کی تصدیق ہوتے دیکھی، اس موقعہ پر اس کی تفصیل میں جانے کی گنجائش نہیں۔ ہمارا مقصد صرف اس بات کو واضح کرنا ہے کہ یہ اور اسی قسم کے ہزاروں واقعات اسلامی تاریخ کے لئے سرمایۂ ناز و فخر اور باعثِ زینت ہیں۔

تاریخِ اسلام کے یہ مایۂ صد افتخار مجاہدین نورِ اسلام سے منوّر ہونے سے پہلے کیا تھے ؟ یہ سب اسی بگڑے معاشرے کی منفرد اکائیاں تھیں جہاں صبح و شام مے نوشی اور رقص و سرود ذہنی و قلبی تسکین کے محبوب وسائل سمجھے جاتے تھے۔ قتل و غارت گری اور خونریزی ہی جن کے نزدیک عزّت و وقار اور حسبی و نسبی برتری کا سب سے بڑا مدار تھی۔

لیکن...... بعثت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلّم کے بعد اسی سرزمین میں جو عظیم الشان رُوحانی انقلاب رُونما ہوا، اور چشمِ فلک نے جو رُوح پرور اور ایمان افروز نظارے دیکھے، آج بھی اسلامی تاریخ کے اوراق ان کی تابانی و گوہر افشانی کے سبب دیگر اقوام پر خندہ زن ہیں۔

چرخِ دوراں شاہد ہے کہ نورِ صداقت کو پالینے کے بعد اسی قوم نے شرابِ معرفت کے پیمانے چھلکائے۔ رقص و سرود کی محفلوں کی جگہ نعرہ ہائے تکبیر و شہادت ایک تلاطم بپا طوفان بن کر اُن کے کانوں میں گونجنے لگے۔ وہ عیش و نشاط کی بزم گاہوں کو ہمیشہ کے لئے الوداع کہہ کر خدائے واحد و یگانہ کی توحیدِ کامل کے قیام کے لئے سربکف رزم گاہوں میں کُود پڑے۔ اور حق و باطل کی اس معرکہ آرائی میں ایمانی غیرت کے وہ جوہر دکھائے کہ اپنی عزیز جانیں تک نچھاور کر دیں۔

اور آج.... جب قاری ان واقعات کو پڑھتا ہے تو انگشت بدنداں رہ جاتا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ دورِ حاضر کے مسلمان بھی تو آخر انہیں اسلاف کے اخلاف ہیں۔ ان کی رگوں میں بھی تو انہی جاں نثاروں کا خون ہونا چاہیئے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ان کی رگوں میں خدمت و اشاعتِ دین کا زندہ خون گردش نہیں کرتا؟ کیوں اُن کی شریانوں میں دینی غیرت موجزن نہیں ہوتی؟ اور کیوں ان کے ذہن اس نہج پر نہیں سوچتے جس پر چل کر ان کے اسلاف نے دُنیا میں نام پایا اور اسلام کو سربلند کیا۔ آخر ایسا کیوں ہے.....؟؟؟

حقیقت یہ ہے کہ اسلاف کی روایات تو بدستور موجود ہیں۔ اسلامی تاریخ کا ماضی اب بھی پوری شان و شوکت اور امتیاز کے ساتھ سربلند ہے۔ اُس کے اوراقِ پارینہ میں اب بھی وہ حرارت و نُور موجود ہے کہ جس کے نتیجہ میں ہر مسلمان اپنے ذہن و دل کو جلابخش سکے۔ مگر کمی ہے تو احساسِ ذمہ داری کی..... کمی ہے تو اس نُور و بصیرت کی جو ظلمت و تاریکی سے پُر حالات میں ان کی راہ نمائی کر سکے اور اسلام کے لئے جاں نثاری و جاں بازی کا حقیقی عملی نمونہ پیش کر سکے۔ لیڈرانِ ملّت اپنے اپنے دائرے میں اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق مقدور بھر کوشش کر چکے ہیں کہ شاید وہ افرادِ اُمّت میں ایثار و قربانی، حمیّت و غیرت اور حرارت و نُور کے چراغ روشن کر سکیں۔ مگر نتیجہ..... وہی ناکامی...... وہی سکوت اور اسی جمود کے رنگ میں ظاہر ہوتا رہا ہے ــــ!!

دیکھنا یہ ہے کہ اس جمود و سکوت کا اصل سبب کیا ہے۔ کیا یہی نہیں کہ مسلمانوں کی حقیقی اجتماعیت کا شیرازہ بکھر کر بے پناہ قوّت اکارت جانے لگی ہے۔ ان کی ملّی وحدت منتشر ہو کر ھَبَاءً منثورًا ہوگئی ہے۔ مسلمانوں کی ہیئتِ اجتماعیہ کے صحیح نقطہ پر مرتکز نہ ہونے کی ہی وجہ ہے کہ باوجود کوشش و جدّ و جہد کے ان کی وقتی تحریکات وہ اثر پیدا نہیں کر رہیں جو متحد و مجتمع ہونے کی صورت میں ہونا چاہیئے۔ اس کے بالمقابل اسلام کا دشمن محض اُمّتِ مسلمہ کے استیصال کی غرض سے باوجود بُعد المشرقین کے متحد ہو چکا ہے۔ اس کی ہر کوشش صرف اور صرف اس مقصد کے لئے وقف ہو چکی ہے کہ کرۂ ارض پر بسنے والے توحید کے ان پرستاروں کا وجود اُن کے سینے پر سانپ بن کر لوٹ رہا ہے۔ جسے اُن کی تنگ ظرفی و متعصّب ذہنیت قطعاً برداشت نہیں کر سکتی۔ کیا وہ اپنے ان ناپاک عزائم میں کامیاب ہو سکیں گے؟ کیا اُن کے مُنہ کی پھونکوں سے اسلام کی یہ شمعِ فروزاں گُل ہو جائے گی؟ اور کیا خُدائے واحد و یگانہ اپنے اس دین کو بے یار و مددگار معاندین کے رحم و کرم پر چھوڑ دے گا جس کی حفاظت کا وعدہ وہ اپنے پاک کلام میں کر چکا ہے؟..... نہیں، بخدا ایسا خیال غلط اور باطل ہے۔ اسلام پر وہ وقت کبھی نہیں آسکتا جس کے متعلق تصوّر ہی سے دل دھڑکنے لگتا اور جگر پاش پاش ہو جاتا ہے۔ لاریب سچے وعدوں والے خُدا نے حمایتِ اسلام کے لئے اُس مردِ مومن کو بر وقت کھڑا کر دیا ہے جس کی پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدا کے اس موعود جرنیل نے افرادِ ملّت کو صحیح راہ کی طرف دعوت بھی دی۔ سعید رُوحوں نے اس کی آواز کو سُنا اور اس کے جھنڈے تلے جمع بھی ہو گئیں۔ جبکہ دُوسرے مسلمان تاحال خوابِ غفلت میں پڑے ہیں۔ وہ سب اپنی اپنی کوششیں کر کے دیکھ لیں۔ اس وقت تک انہیں کامیابی نہیں مل سکتی جب تک کہ وہ فرمانِ الٰہی

"اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ "

کے تحت اپنے اندر ایک عظیم تبدیلی نہیں لاتے۔ انہیں اپنے اختلافات کو بھُلا کر از سرِ نو متّحد ہونے کی ضرورت ہے جبکہ عالَمِ اسلام کا نقطۂ اتحاد رُوحانیت اور زندہ ایمان ہے۔ جو بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلّم کے حقیقی خادم، اس زمانہ کے مجدّد اور مامورِ وقت کے ساتھ تعلّق پیدا کرنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اسی صورت میں وہ احساس و بصیرت پیدا ہوگی جس کے نتیجہ میں اُن کا جمود ٹوٹے گا اور اُن کے اندر ایسی قوتِ عملیہ پیدا ہوگی جس کی فی الوقت ملّتِ اسلامیہ کو بے حد ضرورت ہے۔

کاش! مسلمان اس طرف متوجّہ ہو سکتے...... اے کاش....!!

:- (انصار) -:

اِسلام کا زِندہ ہونا ہم سے ایک فِدیہ مانگتا ہے

ملفوظات سیّدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

اِسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فِدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی مَوت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دُوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے رو براہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشّان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاحِ خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا۔ اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت اسلام کو منقسم کر دیا۔........ سو اے لوگو! اگر تم میں وہ راستی کی رُوح ہے جو مومنوں کو دی جاتی ہے تو اس میری دعوت کو سرسری نگاہ سے مت دیکھو۔ نیکی حاصل کرنے کی فکر کرو۔ خدا تعالیٰ تمہیں آسمان پر دیکھ رہا ہے کہ تم اس پیغام کو سُن کر کیا جواب دیتے ہو۔

(فتحِ اسلام صہ۱۵ و صہ۵۲)

خطبہ جمعہ

میرے دل میں یہ خواہش شدت سے پیدا کی گئی ہے کہ سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیتیں ہر احمدی کو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا زبانی یاد ہونی چاہئیں

اِن آیات کے معنے بھی آنے چاہئیں۔ انکی تفسیر بھی آنی چاہیئے اور ہمیشہ وہ دماغ میں مستحضر بھی رہنی چاہیئے

اِن آیات میں اللہ تعالےٰ نے منافقین کی بنیادی کمزوریوں کو بیان فرما کر ان سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۲ر تبوک ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۲ر ستمبر ۱۹۶۹ء بمقام احمدیہ ہال۔ کراچی

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ بقرہ کی یہ ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں،

الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ
فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ
وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا أُنْزِلَ
إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ
أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ
وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔
إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ
ءَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى
أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔ وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ
يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَمَا يَخْدَعُوْنَ إِلَّآ أَنْفُسَهُمْ
وَمَا يَشْعُرُوْنَ۔ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ بِمَا
كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ وَإِذَا قِيْلَ
لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ
قَالُوْٓا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ۔
أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ
وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ وَإِذَا قِيْلَ
لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ
قَالُوْٓا أَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ
السُّفَهَآءُ أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ
وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ۔ وَإِذَا
لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا
وَإِذَا خَلَوْا إِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ
قَالُوْٓا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ
مُسْتَهْزِءُوْنَ۔ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ
بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ
يَعْمَهُوْنَ۔ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى
فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ
وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ۔

(البقرہ ۲ تا ۷)

اس کے بعد فرمایا

اس وقت پہلے تو مَیں اس رنج و الم کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ کل ہمارے عزیز بھائی میجر عزیز احمد صاحب حرکتِ قلب بند ہوجانے کی وجہ سے اچانک وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم بڑے مخلص اور دُعا گو انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی چادر میں انہیں لپیٹے رکھے۔ مَیں نمازوں کے بعد مرحوم کی غائبانہ نماز جنازہ بھی پڑھاؤں گا دوست اس میں شریک ہوں۔ اور ان کی مغفرت کے لئے دُعا کریں۔ دُوسرے دو ایک روز میں انشاء اللہ واپسی ہے۔ دل جانے کے خیال سے اداس بھی ہے اور ربوہ پہنچنے کے لئے بے چین بھی۔

دوست دُعا کریں

کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں اپنی حفظ و امان میں رکھے اللہ تعالےٰ آپ دوستوں کو بھی اپنی رحمتوں سے نوازتا رہے اور جس طرح مَیں اس وقت تک تمام احباب کے لئے باقاعدگی کے ساتھ دُعا کرتے رہنے کی توفیق پاتا رہا ہوں۔ آئندہ بھی مجھے آپ کے لئے اسی کے فضل سے دُعائیں کرنے کی توفیق ملتی رہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بے پایاں فضل سے اِن دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب مردوں اور عورتوں کو مجسّم دُعا بنا دے اور آپ سبھی مجسّم دعا کی حیثیت میں اس کے قدموں میں جھکے رہیں اور ہمیشہ ہی وہ آپ کو پیار سے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھاتا رہے اور آپ اسی کے فضلوں سے ہمیشہ ہمکنار رہیں۔ در اصل یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ آپ ہمیشہ اپنے

مقامِ عجز و عبودیّت

کو پہچانتے رہیں۔

پہلے تو میرا خیال تھا کہ اسلامی انتشاریات پر جو سلسلۂ مضمون شروع کر رکھا ہے (جس پر مَیں بہت سے خُطبات دے چکا ہوں جن میں سے چھ سات خطبات چھپ چکے ہیں۔ اور کچھ چھپنے والے باقی بھی رہتے ہیں۔ یہ سلسلۂ مضمون بھی ختم نہیں ہوا) اسی تسلسل میں جو اصل مضمون ہے اُسے پیچھے ڈال دوں اور سارے مضمون کو خلاصہ کے طور پر ایک خطبہ میں بیان کر دُوں۔ جب اصل مضمون بھی بیان ہوجائے گا تو یہ سارے خطبات ترتیب وار شائع ہوجائیں گے۔ لیکن پھر مجھے خیال پیدا ہُوا کہ یہ ترتیب بدلنا مناسب نہیں اس لئے آج مَیں ایک تربیتی امر کے سلسلہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

میرے دِل میں یہ خواہش شدت سے پیدا کی گئی ہے کہ

قرآن کریم کی سُورۂ بقرہ

کی ابتدائی سترہ آیتیں جن کی مَیں نے ابھی تلاوت کی ہے ہر احمدی کو یاد ہونی چاہئیں۔ اور ان کے معانی بھی آنے چاہئیں۔ اور جس حد تک ممکن ہو ان کی تفسیر بھی آنی چاہیئے۔ اور پھر ہمیشہ دماغ میں وہ مستحضر بھی رہنی چاہیئے۔ اسی سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے سترا سّی صفحات کا ایک رسالہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ اوّل رضی اللہ عنہ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تفاسیر کے متعلقہ اقتباسات پر مشتمل ہوگا شائع بھی کر دیں گے۔ مجھے آپ کی سعادت مندی اور جذبۂ اخلاص اور اس رحمت کو دیکھ کر جو ہر آن اللہ تعالیٰ آپ پر نازل کر رہا ہے امید ہے کہ آپ میری رُوح کی گہرائی سے پیدا ہونے والے اس مطالبہ پر

لبیک کہتے ہوئے

اُمّ الکتاب

منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اے دوستو جو پڑھتے ہو اُمّ الکتاب کو
اب دیکھو میری آنکھوں سے اس آفتاب کو

سوچو دُعائے فاتحہ کو پڑھ کے بار بار
کرتی ہے یہ تمام حقیقت کو آشکار

اس کی قسم ہے جس نے یہ سُورۃ اتاری ہے
اس پاک دل پہ جس کی وہ صورت پیاری ہے

یہ میرے ربّ سے میرے لئے اِک گواہ ہے
یہ میرے صدق دعویٰ پہ مُہرِ الٰہ ہے

میرے مسیح ہونے پہ یہ اک دلیل ہے
میرے لئے یہ شاہدِ ربِّ جلیل ہے!

پھر میرے بعد اوروں کی ہے انتظار کیا؟
توبہ کرو کہ جینے کا ہے اعتبار کیا!

(دُرّثمین اردو)

ان آیات کو زبانی یاد کرنے کا اہتمام کریں گے مرد بھی یاد کریں گے اور عورتیں بھی یاد کریں گی۔ چھوٹے بڑے سب ان سترہ آیات کو ازبر کر لیں گے۔ پھر تین مہینے کے ایک وسیع منصوبہ پر عمل درآمد کرتے ہوئے ہم ہر ایک کے سامنے ان آیات کی تفسیر بھی رکھ آئیں گے۔
اللہ تعالیٰ نے

ان آیات میں

جو مضمون بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت نبی اکرم افضل الرسل ہیں۔ آپ انسان کامل ہیں۔ آپ پر کامل شریعت نازل ہوئی آپ خاتم النبیین کے لقب سے سرفراز ہوئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا جو جلوہ اپنے وجود میں دکھایا اس کے نتیجہ میں یہ دنیا تین گروہوں میں بٹ جائے گی۔ ایک گروہ وہ ہے جو ایمان لائے گا۔ فرمایا ان کی بنیادی خصوصیات یہ ہوں گی کہ وہ اپنی تمام جسمانی اور ذہنی قوتوں اور صلاحیتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربان کر دیں گے۔ اپنی اخلاقی اور روحانی قوتوں کو

انوارِ الٰہیہ

سے منور بنا کر اس سے ساری دنیا کو مستفید کرنے کی کوشش میں لگے رہیں گے۔ اور ان کی تیسری بنیادی خصوصیت یہ بتائی کہ اس دنیا میں آئندہ ظہور پذیر ہونے والے واقعات پر مشتمل جو پیشگی خبریں دی گئی ہیں اور بشارتیں دی گئی ہیں وہ ان پر اس طرح ایمان لاتے ہیں گویا کہ یہ باتیں پوری ہو چکی ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ کی صفات اس کی قوتوں اور اس کی طاقتوں پر یقین ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کہ ہو چکی ہو۔ اور اگر اس کے راستہ میں کوئی روک پیدا ہو تو وہ اس روک کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور کسی قربانی سے گریز نہیں کرتے۔ ان کو یہ پتہ ہے کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔ ضرور ہو کر رہے گی اگر کوئی روک پیدا ہوئی ہے تو وہ سمجھتے ہیں کہ اس میں ہماری کوئی آزمائش مقصود ہے۔ لہٰذا ہمیں اس آزمائش میں پورا اترنا چاہیئے۔ تاکہ ہمیں ثواب اور اجر کے زیادہ مواقع عطا ہوں۔ وہ اس یقین پر پختگی قائم ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے

جسمانی اور روحانی ترقیات

کے لاتعداد دروازے کھول رکھے ہیں۔ ان کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ روحانی رحمتوں کو حاصل کرتے ہوئے کسی ایک مقام پر جا کر رُک نہیں جاتے یا اس کو کافی سمجھ کر وہیں بیٹھ نہیں جاتے۔ بلکہ ان کی زندگی غیر محدود ترقیات کے حصول میں ایک غیر محدود جدوجہد میں رواں دواں رہتی ہے۔ غرض سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اس

ہدایت یافتہ گروہ

کی بنیادی خصوصیات پر روشنی ڈالی ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک دوسرا گروہ منکرین اسلام کا گروہ ہے اور ان کے انکار کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو صداقت حقہ کے قبول کرنے اور دلی بشاشت کے ساتھ قربانیاں دینے کی جو قابلیتیں اور قوتیں عطا کی تھیں یہ اُن کو کھو بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل میں روحانی اثر کے قبول کرنے کی صلاحیت بخشی تھی جس سے یہ بہت کچھ سیکھ سکتے تھے۔ لیکن اُن کے دل پتھر ہو گئے۔ اور اپنی فطری حالت میں نہیں رہے۔ جو رقت کی اور رجوع کی اور توبہ کی اور عاجزی کی حالت ہے۔ اور چونکہ اُن کے دل پتھر ہونے کی وجہ سے اپنی فطری حالت پر نہیں رہے اسلئے فطرتی دینی اعمال بجالانے کے قابل نہیں رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دل کی بہت سی دوسری امراض بتائیں اور ان کے علاج بھی بتائے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے اندر ایک چیز یہ بھی نظر آتی ہے کہ ہم نے انہیں سننے کے لئے کان دیئے تھے اور سماع سے ہماری مراد یہ تھی کہ جب صوتی لہریں ہوا کے دوش پر ان کے کانوں تک پہنچیں تو پھر آگے ان کے اثرات ذہن پر پڑیں جس سے دل بھی متاثر ہوں کیونکہ

قبولِ ہدایت کا ایک بڑا ذریعہ

دل ہی ہے۔ انسان جب نیکی کی باتیں غور سے سنتا ہے تو اس کا ذہن تدبر سے کام لیتے ہوئے ان کے اثرات کو دل کی طرف منتقل کر دیتا ہے جس کے نتیجہ میں دل کے اندر ایک ایسا انقلاب اور ایک ایسا تغیر رونما ہوتا ہے کہ انسان قبولِ ہدایت کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ لیکن انہوں نے اپنی بداعمالیوں کے نتیجہ میں کانوں پر مہر لگا دی ہے۔ کوئی آواز اُن کے کانوں میں پڑتی ہی نہیں۔ صوتی لہریں ان کے کانوں سے ٹکراتی اور واپس ہو جاتی ہیں۔ یا ایک کان میں گھستی ہیں اور دوسرے کان سے نکل جاتی ہیں۔ پھر ان کو آنکھیں اس لئے دی تھیں کہ وہ اس دنیا میں خدائے حیّ و قیّوم کے قادرانہ تصرفات کا مشاہدہ کرتے اور اس سے عبرت حاصل کرتے۔ تاریخ عالم پر نگاہ ڈالتے مختلف آسمانی کتابوں کو غور سے پڑھتے اور پھر فکر و تدبر سے کام لیتے تو انہیں معلوم ہوتا کہ دنیا میں جب سے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ

رُشد و ہدایت کا سلسلہ

جاری ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے ساتھ یہ سلوک رہا ہے کہ جب بھی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہی اس کی طرف سے نازل ہونے والی ہدایت کو قبول کیا اس کی بارگاہ پر جھک گئے۔ اور اس کی راہ میں قربانیوں سے دریغ نہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان پر کس طرح اپنے انعامات نازل کئے اور انہیں کس طرح اپنے فضلوں کا وارث بنایا۔ مگر جن لوگوں نے خدا تعالیٰ کی اس آواز پر کان نہ دھرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی ہدایت کو ٹھکرا دیا۔ اور اس کی قدر نہ کی وہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے غضب کے بھنور میں پھنس کر ہلاکت سے دوچار ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ان

منکرینِ اسلام

کی تو یہ حالت ہے کہ گویا ان کی آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ حالانکہ فطرتی لحاظ سے ان کی آنکھوں پر کوئی غلاف نہیں تھا۔ یہ تو انہوں نے خود اپنی آنکھوں پر چڑھا لیا ہے اور ان کی حالت اس گھوڑے یا گدھے کی مانند ہے جس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں کہ چلتے وقت کسی چیز کے خوف سے ڈر نہ جائے پس انہوں نے اب اس خوف سے کہ کہیں روحانیت کی کوئی جھلک اُن کی آنکھوں میں نہ پڑ جائے (جو دنیوی عارضی مسرتوں سے ان کو دور لے جائے) اپنی آنکھوں پر غلاف چڑھا لئے ہیں جس کی وجہ سے یہ حسن و احسان کے روحانی جلوے دیکھنے سے قاصر ہیں۔

بہر حال سورۂ بقرہ کی ان ابتدائی سترہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے منکرین کا ذکر کر کے اُن کی جسمانی کیفیات۔ اور ان کے روحانی امراض کی طرف متوجہ کرتے ہوئے

سامانِ عبرت

مہیا فرمایا۔ پھر اُن کو جھنجھوڑ کر یہ انتباہ فرمایا کہ اگر تمہاری حالت یہی رہی تو تم حق کو ہرگز قبول نہیں کر سکتے۔ تم قبولِ حق کی توفیق صرف اسی صورت میں پا سکتے ہو کہ تمہاری روحانی اور اخلاقی کیفیت یہ نہ ہو کہ ہمارے اس عظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ڈرانا یا نہ ڈرانا تمہارے لئے برابر ہو۔ چاہیئے کہ اس کا ڈرانا تمہارے دلوں پر اثر انداز ہو۔ جب تک تمہارے اندر یہ تبدیلی رونما نہیں ہوتی۔ جب تک وہ مُہریں جو تم نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنے قلوب اور اپنے کانوں پر لگائی ہیں ان کو تم توڑ نہ دو۔ اور ہم نے آسمانی مؤثرات کو قبول کرنے کے لئے تمہارے دل میں جو کھڑکیاں بنا رکھی ہیں ان کو تم کھول نہ دو۔ جب تک تم ان غلافوں اور ان پردوں کو جنہیں تم نے اپنی آنکھوں پر ڈال لیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نُور سے اپنے آپ کو چھپانے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے نُور کے جلووں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے خود تم نے اپنی آنکھوں پر پٹی کے طور پر باندھ رکھے ہیں تم ان کو ہٹا نہ دو اس وقت تک تمہاری یہ حالت مبدل بہ اسلام نہیں ہو سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ کی توجہ کو تم حاصل نہیں کر سکتے۔ تم جب تک اپنی یہ حالت نہیں بدلتے خدا تعالیٰ سے دور اور مہجور رہو گے

دنیا کی جھوٹی اور عارضی لذت

سے تم لطف اندوز تو ہو سکتے ہو لیکن اگر تمہاری یہی حالت رہے تو تم اللہ تعالیٰ کی رضاء اور اس کے پیار کی حقیقی اور سچی لذت اور ابدی سرور کو کبھی حاصل نہیں کر سکتے۔ پس جب تک منکرین دین کی حالت نہیں بدلتی اس وقت تک قرآن کریم کی تعلیم یا حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کا ان پر کوئی اثر نہیں ہو گا۔

پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا

ایک اور گروہ

بھی دنیا میں پیدا ہو گا اور یہ اُن لوگوں کا گروہ ہے جو کہتے تو یہ ہیں کہ ہم اللہ اور آخرت پر ایمان لائے لیکن درحقیقت وہ ایمان نہیں لائے۔ اُن کا یہ دعوئے ایمان سراسر جھوٹا ہوتا ہے۔ پہلے دو گروہوں کا ذکر نسبتاً مختصر الفاظ میں فرمایا کیونکہ اس متن اور مضمون میں ان دو گروہوں کے بارے میں زیادہ کہنے کی ضرورت اس لئے نہیں تھی کہ ان دونوں گروہوں کی خصوصیات اور کیفیات ظاہر و باہر ہوتی ہیں۔ مگر جس گروہ کا ذکر وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے اس کے متعلق نسبتاً زیادہ باتیں بیان کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ یہ گروہ مار آستین بن کر اندر ہی اندر جماعت کے اجتماعی جسم کو ڈستا رہتا ہے۔ منکرِ اسلام ظاہری طور پر باہر سے علی الاعلان حملہ آور ہوتا ہے اور مومن بندے اپنے اپنے اخلاص کے مطابق اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے ہوئے اس کے سامنے سینہ سپر

رہتے ہیں وہ ہر وقت چوکس اور بیدار رہ کر اس کے شب خون سے محفوظ رہتے ہیں۔ کیونکہ ایک مومن جس طرح دن کو بیدار اور باخبر رہتا ہے اسی طرح وہ شب بیدار بھی ہوتا ہے کیونکہ جو لوگ رات کو سوجاتے ہیں دشمن ان پر تو شب خون مارتا اور بے خبری میں ان کو شدید نقصان پہنچاتا ہے۔ لیکن وہ جو دن کو بھی ہوشیار ہو اور جو راتیں بھی خدا تعالیٰ کی حمد اور اس کی ثنا کرتے ہوئے گزارتا ہو شیطان اس پر شب خون مارنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اسلئے منکرین اسلام کی بعض بنیادی باتوں کے اظہار پر اکتفا فرماتے ہوئے یہ سبق دیا کہ منکرین کی بیماریوں کی تشخیص کو میں نے آسان کر دیا ہے۔ اسلئے میری ان ہدایتوں کی روشنی میں اپنی دلی ہمدردی اور غم خواری سے اُن کے علاج میں کوشاں رہنا تمہارا فرض ہے۔ لیکن یہ جو تیسرا گروہ ہے یہ ایک مومن کے لباس میں مگر ایک

فتنہ گر

کی حیثیت میں اُمتِ مُسلمہ میں داخل ہوتا ہے اور اندر ہی اندر مفسدانہ سرگرمیوں میں مصروف رہتا ہے۔ اس لئے اس بات کی زیادہ ضرورت تھی کہ اللہ تعالیٰ اس گروہ کی برائیوں اور بدخصلتوں کے متعلق زیادہ تفصیل سے بیان فرمائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جو باتیں اس گروہ کے متعلق ان چند آیات میں بیان فرمائی ہیں وہ بنیادی حیثیت کی حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور مومنوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ مجھے پہلے بھی کئی بار یہ خیال آیا ہے اور جب میں یہاں آرہا تھا تو مجھے پھر یہ خیال آیا کہ ہمارے رب نے کس پیار اور کس اعتماد کے ساتھ ہمارا ذکر فرمایا ہے۔ فرماتا ہے کہ جس طرح یہ لوگ مجھے دھوکا نہیں دے سکتے کیونکہ میں علام الغیوب ہوں میرے علم نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے مجھ سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔ مجھ پر کبھی غفلت طاری نہیں ہوتی۔ غرض

اللہ تعالیٰ کی ذات

ایسی صفات کی مالک ہے کہ اُسے کوئی دھوکا نہیں دے سکتا۔ کیونکہ اس سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ لاریب یہ خدا تعالیٰ کی بلند شان ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ اسی طرح میرے بندوں پر بھی منافقت کی کوئی چال کارگر نہیں ہو سکتی۔ منافق انہیں بھی کوئی دھوکا نہیں دے سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندے کو کتنا بڑا مقام عطا کیا ہے کہ اس کو بھی اپنے ساتھ Bracket (بریکٹ) کر دیا۔ اس بات میں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے مومن بندوں کو منافق دھوکا نہیں دے سکتے یہاں منافق کے دھوکے سے بچنے میں اللہ تعالیٰ نے مومن بندے کو بھی اپنے ساتھ شامل کیا۔ یہ درحقیقت بڑے ہی پیار اور اعتماد کا اظہار ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی ہم پر

بڑی بھاری ذمّہ داریاں

بھی عائد ہوتی ہیں۔ کیونکہ بالواسطہ طور پر اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ اس کے مومن بندے بھی اس کی طرح چوکس اور بیدار رہیں اور اپنے دائرہ عمل میں ہر چیز کا علم حاصل کریں۔ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی، کوئی چیز اُن سے پوشیدہ نہ رہے۔ اب مثلاً میرا علم جو ہے اس کا ایک حصّہ ایک لحاظ سے دراصل آپ کا ہی علم ہے۔ کیونکہ مجھے کراچی کی بیدار اور چوکس جماعت بھی اطلاع بھجوا رہی ہے، مجھے راولپنڈی کی بیدار اور چوکس جماعت بھی اطلاع بھجوا رہی ہے۔ مجھے پشاور کی بیدار اور ہوشیار جماعت بھی اطلاع دے رہی ہے غرض ہر جگہ سے جہاں بھی ہماری جماعت قائم ہے وہاں سے مجھے اطلاع مل رہی ہے اور چونکہ

میرا اور آپ کا وجود

ایک ہی ہے۔ اللہ کے فضل سے آپ میری آنکھیں ہیں جن کے ذریعہ سے میں دیکھتا اور علم حاصل کرتا ہوں۔ آپ میرے کان ہیں جن کے ذریعہ سے میں سُنتا اور حالات کی روش کو محسوس کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ کی فراست اور میری فراست دراصل ایک ہی تصویر کے دو رُخ اور ایک ہی پیالے کے مختلف اطراف ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس طرح مجھے کوئی منافق دھوکا نہیں دے سکتا اسی طرح میرے مومن بندے کی بھی یہی شان ہے۔ اُسے بھی کوئی منافق دھوکا نہیں دے سکتا۔ بڑے ہی پیار کا اظہار ہے لیکن ساتھ ہی بڑا بے چین اور پریشان کر دینے والا بیان بھی ہے پس اللہ تعالیٰ سے دُعا ہونی چاہیئے کہ یہاں جس اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے ہم اس اعتماد پر پُورا اترنے والے ثابت ہوں۔ فرمایا ان

منافقوں کی دُوسری علامت

یہ ہے کہ اُن کے دِل میں مرض پیدا ہو چکا ہو اور یہ خود اپنے علاج کی طرف متوجّہ نہیں ہوتے اس لئے خدا تعالیٰ کی صفات کا جو عام جلوہ ہے کہ جیسا کوئی بندہ ہوتا ہے اسی کے مطابق اس سے اس کا سلوک بھی ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرض گھٹتا نہیں بلکہ فطرتی تقاضوں کی غلط روش سے ان کا مرض بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے

امراضِ قلوب

پر متعدد جگہ روشنی ڈالی ہے۔ دِل کی ایک مرض نہیں ہوتی بلکہ متعدد امراض ہیں جس طرح جسم کی بھی ایک مرض نہیں انسان مختلف قسم کی غلطیاں کرتا رہتا ہے۔ صبح ایک قسم کی غلطی کر بیٹھتا ہے اور شام کو دوسری قسم کی غلطی کا مرتکب بن جاتا ہے۔ ہر مرض کا تعلق انسان کے کسی نہ کسی غلط اقدام سے ہے۔ انسان کی کسی نہ کسی غلط روش کے نتیجہ میں مرض لاحق ہوتی ہے۔ اور ان آیات میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ایک دوسری جگہ قرآن کریم میں آتا ہے "اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ" ہر مرض بے اعتدالی اور غلط اقدام کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ تب وہ جسے اللہ تعالیٰ نے عقل اور شعور عطا کیا ہوتا ہے وہ اپنی غلطی کو محسوس کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا اور توبہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر رجوع برحمت ہوتا اور اس سے پیار کرتا ہے اور وہ

اللہ تعالیٰ کی شفاء کے جلوے

اپنی زندگی اور اپنے ماحول میں مشاہدہ کرتا ہے دِل کا یہ بدقسمت مریض جس کی حالت واقعی قابلِ رحم ہوتی ہے کیونکہ وہ متعدد بار غلطیاں کر بیٹھتا ہے۔ کئی بار شوخیاں دکھاتا ہے اور اپنے زعم میں اللہ تعالیٰ اور اس کے مومن بندوں کو دھوکا دینے کیلئے سینکڑوں راہیں اختیار کرتا ہے۔ پس جس طرح جسمانی امراض بہت سی ہیں اسی طرح قلب کی رُوحانی امراض بھی بہت سی ہیں۔ ان میں سے بعض بنیادی امراض پر قرآن کریم نے روشنی ڈالی ہے اور ان کا علاج بتایا ہے۔ ہومیوپیتھی نے ہمیں یہ اصُول بتایا ہے کہ انسان کو بعض دفعہ سر سے پاؤں تک بیسیوں امراض لاحق نظر آتی ہیں۔ مرض ایک ہی ہوتی ہے باقی دراصل اس مرض کے نتائج ہوتے ہیں اگر اس ایک بیماری کو دُور کر دو تو اس مرض کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے دُوسرے عوارض خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ اسی طرح

وہ بنیادی مرض

جو ایک منافق یا کمزور ایمان والے کے دِل میں پیدا ہو سکتا تھا اس کا قرآن کریم نے تفصیل سے ذکر کر دیا۔ باقی امراض کا ذکر چھوڑ دیا کیونکہ اگر یہ مرض دُور ہو جائے تو دوسری متعلقہ امراض خود بخود دُور ہو جائیں گی۔

بہرحال منافق کی دُوسری علامت یہ بتائی کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے مومن بندوں کو تو دھوکا دینا چاہتا ہے۔ مگر اس کا اپنا حال یہ ہے کہ ہر قسم کی رُوحانی بیماریوں میں مبتلا ہے۔ منافقت نے اس کے درختِ وجود کو پراگندہ کر کے رکھ دیا ہے۔ اس کا جسم ایک آتشک زدہ کے جسم کے مشابہ ہے۔ جس طرح آتشک وغیرہ کے مریض کے اعضاء گلنے سڑنے لگ جاتے ہیں اس صورت میں وہ انسانی جسم کہلانے کا مستحق نہیں رہتا بلکہ عفونت اور گندگی کے ایک لوتھڑے کا مصداق بن جاتا ہے۔ اسی طرح منافق بھی رُوحانی طور پر گندگی اور ناپاکیزگی اور عدم طہارت کی وجہ سے ایک لوتھڑا ہی ہوتا ہے وہ حقیقی معنوں میں انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہوتا حالانکہ وہ انسان کے زُمرہ میں شامل ہے۔ اور انسان کو تو اللہ تعالیٰ نے

لامحدود رُوحانی ترقّیات

کے لئے پیدا کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے

اِس گروہ کی تیسری بیماری

یا کمزوری یہ بتائی ہے کہ یہ اپنے آپ کو مُصلح سمجھتے ہیں یعنی یا تو اپنی جہالت کے نتیجہ میں خود ہی مُصلح بنے پھرتے ہیں اور یا پھر شرارت کی نیّت سے ایک مُصلح کا رُوپ دھار لیتے ہیں بہرحال وہ ایک مُصلح کے لباس میں اُمّتِ مسلمہ میں گھُسے رہتے ہیں۔ اور اُسے اندر ہی اندر سے کھوکھلا کر دینے کے لئے منافقانہ کارروائیوں میں سرگرداں رہتے ہیں۔ چنانچہ ہماری تاریخ میں اس قسم کی منافقانہ سرگرمیوں کا ایک نہیں دو نہیں بلکہ بیسیوں مثالیں پائی جاتی ہیں۔ کہ بعض یہودی مُسلمان

عُلماء کی شکل

میں مُسلم معاشرہ کے جزو بن کر تباہی و بربادی پھیلاتے رہے۔ سپین میں مسلمانوں کی صدیوں تک حکومت رہی اور ایک وقت تک اُن کے رعب اور ان کے علم و فضل اور اُن کے اخلاقِ فاضلہ نے سارے یورپ پر اپنی دھاک بٹھائے رکھی۔ بڑے بڑے مشہور پادریوں نے سپین میں آکر مسلمانوں سے علوم و فنون سیکھے۔ اگرچہ ظاہری طور پر یا سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کا اقتدار سپین کے خطّہ ہی پر تھا۔ لیکن حقیقت میں ان کی حکومت سارے یورپ کے ذہن پر اور سارے یورپ کے دِل پر تھی لیکن بعض یہودی، مسلمانانِ اندلس کی صفوں میں داخل ہوئے اور

مُسلمانوں کی عبرتناک تباہی

کا باعث بنے۔ شروع میں انہوں نے مُسلمانوں سے کتابی علوم سیکھے کیونکہ اسلامی علوم سیکھنے کے لئے ایمان لانے کی شرط نہیں ہے۔ اب عام آدمی بھی مسلمان ہوئے بغیر اپنے ذہن اور حافظہ کی مدد سے اسلامی علوم کے ظاہری حِصّہ پر حاوی ہو سکتا ہے البتہ کتاب مکنون والے حصّہ میں جا کر حقیقی نیک اور ظاہری نیک میں عقل و فکر اور غور و تدبّر کرنے والے فرق کر لیتے ہیں بہرحال یہ لوگ دشمنی کی نیّت سے اِسلام میں داخل ہوئے۔ ظاہری علوم سیکھ کر "حضرت مولانا" بن بیٹھے اور پھر اندر ہی اندر وہ فتنہ بپا کیا کہ چشمِ فلک نے شاید ہی پہلے کبھی دیکھا ہو مگر ایمان رکھنے والے اللہ تعالیٰ سے محبّت کا دم بھرنے والے مسلمانوں نے اس وقت اپنی اِس عظیم ذمّہ داری کو فراموش کر دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے بڑے اعتماد سے فرمایا تھا کہ مجھے اور میرے مومن بندوں کو یہ منافق دھوکا نہیں دے سکتے۔ مگر مسلمانانِ اندلس نے ایسے منافقوں کے فِتنوں سے بچنے کیلئے ہوشیاری اور بیدار مغزی کا ثبوت نہ دیا۔ دراصل

ایک منافق کا ایک بہت بڑا حربہ

یہ ہوتا ہے کہ وہ شیطان بن کر ایک آدمی کے پاس چلا جاتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ دیکھو آپ اتنے نیک اور بزرگ اور یہ اور وہ ہیں اور خلیفۂ وقت کتنا ظالم ہے کہ اس نے پبلک میں آپ کو جھاڑ دیا۔ حالانکہ آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے بڑی عقل دی ہے آپ بڑے بزرگ ہیں۔ اگر وہ آدمی بدبخت ہے تو وہ اس کے دھوکے میں آجاتا ہے۔ لیکن اگر اس آدمی پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ ہو تو وہ آگے سے اُسے جواب دیتا ہے کہ تم غلطی سے میرے دروازہ پر آ گئے ہو تمہیں کسی اور طرف جانا چاہیئے تھا۔ مجھے تو یہ پتہ ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ کو کبھی نیند آتی ہے اور نہ کبھی اونگھ اور نہ ہی کبھی اس پر غفلت طاری ہوتی ہے میں بھی

ظِلّی طور پر خدا تعالیٰ کی ان صفات سے متّصف

ہونے کی حیثیت میں ہوشیار اور بیدار ہوں۔ تم میرے پاس کیا لینے آ گئے ہو۔ ہماری جماعت میں ایسے دس بیس۔ سو دو سو واقعات سال میں رُونما ہو ہی جاتے ہیں۔ مجھے اطلاع ملتی رہتی ہے۔ لکھا ہوتا ہے کہ میرے پاس منافق آیا تھا اور مَیں نے اُسے یہ جواب دیا ہے۔ لیکن جن پر غفلت طاری ہوتی ہے یا جن کی حالت ایمان اور نفاق کے درمیان ہوتی ہے۔ دل اور دماغ اور رُوح میں کچھ رُوحانی کمزوری ہوتی ہے جن

کو اللہ تعالیٰ نے منافق نہیں قرار دیا بلکہ فرمایا ہے کہ یہ کمزوریٔ ایمان رکھنے والے ہیں۔ دِل کی ساری امراض کو نفاق نہیں کہا اگرچہ یہ امراض نفاق کا حصّہ ضرور ہیں۔ لیکن اُن کو کلیّۃً نفاق بھی نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ اگر کسی کے دِل میں ایک فیصدی نفاق ہے۔ تو وہ منافق نہ ہُوا۔ مگر اس کی حالت خطرہ سے باہر بھی نہیں ہوتی۔ ایسے شخص کی اِصلاح اور تربیت آسانی سے کی جاسکتی ہے۔

پس منافق

مصلح کے لباس میں

دوست اور ہمدرد کی حیثیت سے لوگوں کے پاس جاتے اور ان کے ایمان کے اندر رخنہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ رخنہ ابتداء میں سوئی کے ناکے کے برابر ہوتا ہے بظاہر بالکل معمولی سا نظر آتا ہے لیکن اندر سے گند کا ایک لوتھڑا بن جاتا ہے۔ مثلاً آج کل سیب کا پھل عام ہے، آپ نے دیکھا ہوگا بعض کیڑے سیب پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ آپ ایک سیب اٹھائیں اس پر سوئی کے ناکے کے برابر داغ نظر آئے گا اور جب اُسے کھولیں گے تو دیکھیں گے کہ اندر موٹی موٹی سونڈیاں پھر رہی ہوں گی حالانکہ اس سیب پر بظاہر سوئی کے ناکے سے زیادہ سوراخ نظر نہیں آئے گا۔

ضمناً مَیں یہ بھی بتا دیتا ہوں

کیونکہ سیب کی بات چل نکلی ہے اور مَیں سیب کو پسند کرتا ہوں کیونکہ دوسرے پھلوں کی نسبت بحالیٔ صحت کے لئے مجھے یہ پھل زیادہ کھانا چاہیئے۔ کرنل ڈاکٹر شوکت صاحب نے اس دفعہ پھر میرے پیشاب وغیرہ کا معائنہ کیا ہے، اور اس میں پھر sugar (شوگر) معمول سے زیادہ پائی گئی ہے۔ گویہ کسی بے احتیاطی کی وجہ سے بڑھ گئی ہے۔ آپ میرے لئے دُعا کریں کہ جس طرح پہلے بھی عارضی طور پر یہ نظام up set (اَپ سٹ) ہُوا تھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جلد ہی شفاء عطا فرمائی تھی اب بھی چند دنوں میں آرام آجائے تاکہ یہ عوارض کام میں سستی پیدا کرنے کا موجب نہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت دینے والا اور شفاء عطا کرنے والا ہے۔ اُسی پر ہمارا بھروسہ اور توکّل ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر آپ دردِ دل سے دُعا کریں گے اور اگر مجھے بھی اللہ تعالیٰ دل سے دُعا کرنے کی توفیق عطا کرے گا تو اِنشاء اللہ مجھے صحت اور شفاء جلد حاصل ہو جائے گی۔

بہرحال سیب کے ذکر میں ضمناً یہ بات یاد آ گئی اور مَیں نے دُعا کی تحریک کر دی ہے۔ مَیں یہ بیان کر رہا ہوں کہ سیب پر بظاہر ایک سوئی کے ناکے کے برابر داغ ہوتا ہے لیکن اندر سے شدید متاثر بلکہ کھوکھلا ہو چکا ہوتا ہے۔ یہی حال نفاق کے داغ کا ہوتا ہے۔

قرآن کریم کی رُو سے

یہ بھی شروع میں باریک سا دھبّہ ہوتا ہے۔ فرمایا ان معمُولی سے دھبوں کو مٹانے میں غفلت سے کام نہ لینا تا ایسا نہ ہو کہ یہ دھبّے پھیلتے پھیلتے سارے جسم پر محیط ہو جائیں اور انسان شیطانی ظلمات کے اندر گھِر جائے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان آیات میں یہ بتایا ہے کہ منافق ایک مصلح کے رُوپ میں تمہارے سامنے آئیگا۔ جب کبھی وہ تمہارے سامنے اس روپ میں آئے تو ہم تمہیں ایک جواب سکھاتے ہیں وہ جواب تم اس کو دیدیا کرو۔ تم اسے کہہ دیا کرو کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ تم اصلاح کا جو بھی جامہ پہنو ہم تمہیں پہچانتے ہیں کیونکہ

خدا تعالیٰ کی یہ آواز

ہمارے کانوں میں گونج رہی ہے کہ تم ہی مفسد ہو، تمہارا مصلح کے رُوپ میں ہمارے سامنے آنا ہمیں دھوکا نہیں دے سکتا۔

منافِق کی چوتھی علامت

یہ بیان کی گئی ہے کہ منافق لوگ اپنے آپ کو بڑا عقلمند اور ہوشیار سمجھتے ہیں اور اپنے نفاق کو اپنی ہوشیاری کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ان کی یہ حالت اوّل درجے کی حماقت کے مترادف ہوتی ہے۔ لیکن یہ بات ان کے دماغ میں آتی ہی نہیں۔ اُن کا مرض لاعلاج ہو چکا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب اُن سے کہا جائے کہ آخر یہ سارے مُسلمان جو ہیں اُن کے دِلوں میں ایمان اور بےنفسی پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کیلئے خلوص اور ایثار پایا جاتا ہے۔ جس طرح انہوں نے اپنی تمام خواہشات اور اپنی بزرگیوں اور بڑائیوں کو اللہ تعالیٰ کی عزّت اور عظمت پر قربان کر دیا ہے تم کیوں نہیں اُن کے رنگ کو اختیار کرتے اور اپنے اندر ایمان اور بےنفسی پیدا کرتے۔ منافق یہ سُن کر جواب دیتے ہیں کہ کیا ہم ان بے وقوفوں کی طرح ایمان لے آئیں، یہ تو احمق ہیں۔ مالی قربانی کا مطالبہ ہوتا ہے تو یہ اپنے بیوی بچّوں کو بھوکا مار دیتے ہیں۔ مگر قربانی ضرور دیتے ہیں بھلا یہ بھی کوئی عقلمندی ہے کہ بیوی بچّے بھوکے مرتے رہیں اور مالی قربانیوں پر زور ہو پھر جن منافقین کے گھر باہر ہوتے ہیں اور بظاہر ان کے گھروں کے پہرے یا حفاظت کا کوئی انتظام نہیں ہوتا اُدھر انہیں وقت کی قربانی دینے سے بھی گریز ہوتا ہے اور اور بہانہ بنا لیتے ہیں کہ اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَۃٌ (الاحزاب ۳۳ : ۱۴) ہمارے یہاں تو پہرے کا انتظام نہیں۔ اس لئے ہم سے وقت کی قربانی کا مطالبہ نہ کریں اور ہمیں باہر نہ بھیجیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ حفاظت کا سارا دار و مدار ان کی موجودگی پر ہے۔ حالانکہ

حقیقی محافظ

تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ہوتے ہیں۔ ہمارے ملک میں بھی مختلف مواقع پر فسادات رُونما ہوتے رہے ہیں اور بہت سے احمدیوں نے اللہ تعالیٰ کی اِس شان کو بچشم خود دیکھا ہے۔ بسا اوقات ایسا ہُوا ہے کہ احمدی کا اکیلا گھر تھا۔ ایک بپھرا ہُوا مجمع اس پر حملہ آور ہُوا۔ مگر واپس چلا گیا اور اس گھر کے مکین احمدیوں کو کسی قسم کی گزند نہ پہنچا سکا۔ اور بعض دفعہ ایسے واقعات بھی رُونما ہوتے ہیں کہ بعض احمدی گھرانوں میں مرد موجود نہیں تھے صرف عورتیں تھیں چنانچہ جب بھی اس قسم کے گھر پر مشتعل ہجوم حملہ آور ہُوا تو اُن کے سامنے اکیلی عورت کھڑی ہو گئی اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے اس گھر کو اپنے حفظ و امان میں لے لیا۔ اس حفاظت کا

ایک زبردست نظارہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے اس وقت دکھایا جب آپؑ صرف بارہ آدمیوں کے ساتھ دہلی تشریف لے گئے تھے۔ جہاں ایک بڑے مشتعل ہجوم نے آپ پر حملہ کیا اور یہ نہتے دُہری چار دیواری کے اندر اپنے قادر و توانا خدا کے سہارے بیٹھے تھے مادی لحاظ سے یا دنیوی سامانوں کے لحاظ سے اپنی مدافعت کا کوئی سامان اُن کے پاس نہ تھا مگر اللہ تعالیٰ جو عظیم قدرتوں کا مالک ہے اس کی حفاظت کا شرف انہیں حاصل تھا۔ چنانچہ ہجوم باہر کا دروازہ توڑ کر اندر صحن میں داخل ہو گیا پھر اندر کے صحن کا دروازہ توڑ ہی رہے تھے کہ کسی نامعلوم وجہ سے اپنے آپ ہی واپس چلے گئے۔ اب دنیا کو تو وہ وجہ نظر نہیں آتی لیکن ہمیں تو وہ وجہ نظر آتی ہے۔ یہ دراصل اللہ تعالیٰ کا زبردست رُعب تھا جو اُن کے دِلوں پر ڈالا گیا اور وہ اسی وجہ سے ڈر کر واپس چلے گئے۔ چنانچہ یہ ایک عظیم معجزہ اور اللہ تعالیٰ کے پیار کا ایک عجیب مظاہرہ تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی زندگی میں رُونما ہُوا جس سے ہمیں بھی یہ سبق ملتا ہے کہ اگر ہم بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ پر توکّل کریں تو ہمیں بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان حاصل رہیگی۔ اور مخالفت کا کوئی وار کامیاب تو کیا ہوگا وہ اس موقعہ پر خود ہی خائب و خاسر ہو کر لوٹ جائے گا۔

پس یہاں خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر بار کو خدا کے سپرد کر کے خدا تعالیٰ کے لئے

اپنا وقت دینے کے لئے چلا جاتا ہے وہی عقلمند ہے۔ اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ میرا گھر ننگا ہے۔ پہرے کا کوئی انتظام نہیں اجازت دیجئے کہ میں جہاد میں شامل ہونے کی بجائے گھر بار کی حفاظت کروں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسا شخص دراصل غیر محفوظ ہے وہ چاہے جتنے مرضی انتظام کرے، مضبوط سے مضبوط قلعے بنائے وہ ملک الموت سے بچ نہیں سکتا۔ وہ ایسے وقت میں اس کے پاس پہنچ جاتا ہے کہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔

بعض دفعہ

دشمن الٰہی سلسلہ پر حملہ آور ہوتا ہے اور ظاہری لحاظ سے وہ سمجھتا ہے کہ میں غالب آگیا ہوں۔ چنانچہ وہ جماعت کے امام کو کہلا بھیجتا ہے کہ آپ لوگوں کی جان صرف اس صورت میں بچ سکتی ہے کہ آپ اس قسم کا ایک بیان جاری کر دیں لیکن اسے یہی جواب سننا پڑتا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہیں تم کیا تمہارے جیسے کروڑوں بھی آجائیں، ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے۔ ہمیں اپنے قادر و توانا خدا پر بھروسہ ہے۔ اور یقین ہے کہ اس کی حفاظت ہمارے شاملِ حال ہے۔ اس حقیقی حفاظت اور سچی امان کو چھوڑ کر ہمارا جھوٹے وعدوں کی طرف متوجہ ہوجانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پس الٰہی سلسلوں کا یہی حال ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی جذبہ عقلمندی کہلاتا ہے لیکن جو منافق ہیں جن کا ذکر ان آیات میں کیا گیا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم بڑے ہوشیار ہیں۔ دیکھو ہم نے دنیوی حفاظت کے لئے کیسی عقلمندی، ہوشیاری اور چالاکی سے کام لیا کہ بیک وقت دعوئ ایمان کی وجہ سے مسلمانوں کی صفوں میں بھی شامل رہے اور پسِ پردہ منکرینِ اسلام سے بھی بنائے رکھی۔ وہ اپنی اس حماقت کو عقلمندی سمجھتے تھے حالانکہ وہ

اللہ تعالیٰ کے غضب کے مورد

ہیں۔ ان کے سروں پر اللہ تعالیٰ کے غضب کا کوڑا اسی طرح لہراتا ہے جس طرح بجلی آسمان سے کوندتی ہے۔ اور جس چیز پر گرتی ہے آنکھ جھپکنے میں اس کو بھسم کر کے رکھ دیتی ہے کراچی میں پتہ نہیں آپ کو ایسے موقعے ملتے ہیں یا نہیں مگر خدا تعالیٰ کے اس قہر کے کئی نشان دیہاتوں میں اکثر دیکھنے میں آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے قہر سے بچائے انسانی ہمدردی کے لحاظ سے احمدی یا غیر احمدی سب برابر ہیں۔ چنانچہ ابھی پچھلے دنوں کا یہ واقعہ ہے کہ ہماری زمینوں کے قریب ہی ایک غیر از جماعت زمیندار کے پانچ جانور (تین ایک طرف اور دو دوسری طرف آمنے سامنے) بندھے ہوئے تھے اچانک بجلی گری اور ایک طرف کے دونوں جانوروں اور پاس کے درخت کے ایک حصّے کو ایک سیکنڈ کے اندر بالکل راکھ بنا کر رکھ دیا۔ اگر انسان اس درخت کو کاٹ کر اس کی راکھ بنانا چاہتا تو شاید اس کو کئی دن لگ جاتے مگر خدا تعالیٰ کے قہر کے اس ایک جلوے نے ایک سیکنڈ کے اندر درخت کو جلا کر راکھ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے یہ جلوے بھی اپنے اندر کئی سبق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنے بندوں کو متنبہ کرتا ہے کہ دیکھو میرے فضل اور میری رحمت کے بغیر ایک پل بھر کیلئے بھی تمہاری زندگی اس کی صحت اور بقا قائم نہیں رہ سکتی۔

اگر میرا فضل شاملِ حال نہ ہو

تو میرے قہر کا ایک معمولی سا جلوہ تمہارے درخت وجود کو جلا کر خاکستر کر دے۔ اس لئے اپنی حفاظت کیلئے میری پناہ میں آجاؤ۔ اور میرے دامن سے اپنے آپ کو وابستہ کر لو۔ پس مومن بندہ اس حقیقت سے آگاہ اور باخبر ہوتا ہے۔ اور اسی لئے وہ ہمیشہ اپنے رب کے حضور سجدہ ریز رہتا ہے لیکن جب ایک منافق سے یہ کہا جائے کہ اپنے رب سے بے نفس ایثار اور سچے خلوص کا تعلق قائم کرو اور اس کیلئے قربانی کا مطالبہ ہو تو اس کو پورا کرو تو وہ آگے سے کہہ دیتے ہیں کہ اس قسم کا ایمان تو دراصل پاگل پن کی دلیل ہے، ایک مجنونانہ فعل اور احمقانہ حرکت ہے۔ ہم اتنے عقلمند ہو کر بھلا کیوں اس قسم کا ایمان لائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان سے کہہ دو هُمُ السُّفَهَآءُ بیوقوف اور احمق تو دراصل تم ہی ہو۔ لیکن بیوقوف اور احمق ہونے کے علاوہ بڑے بدبخت بھی ہو کہ تمہیں اپنی بے وقوفی اور حماقت کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ وہ احمق جو اپنی حماقت کا احساس رکھتا ہے وہ خود بھی بہت سی تکلیفوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اور دوسرے بھی اس کے آزار سے بہت حد تک محفوظ رہتے ہیں کیونکہ اسے یہ احساس ہو جاتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اتنا دماغ نہیں دیا جتنا دوسروں کو دیا گیا ہے لیکن

جو شخص اپنی حماقت کا احساس نہیں رکھتا

وہ ہر وقت معرضِ خطر میں رہتا ہے۔ اور نقصان سے دوچار رہتا ہے۔ اسی واسطے دانشمندوں کا یہ قول ہے کہ ایک بیوقوف دوست کی نسبت ہزار عقلمند دشمن اچھے ہوتے ہیں کیونکہ بسا اوقات ہزار عقلمند دشمن کسی کو وہ نقصان نہیں پہنچا سکتے جو ایک بیوقوف دوست کے ہاتھوں اُسے اٹھانا پڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان سے کہہ دو کہ میری نگاہ میں اور میری صفات سے متصف میرے بندوں کی نگاہ میں بھی بیوقوف تم ہی ہو خواہ تم کتنے ہی عقلمند کیوں نہ بنتے پھرو۔ پس منافقین کی یہ بنیادی علامات ہیں جن کا ذکر ان آیات میں کیا گیا ہے۔

جیسا کہ میں نے ابھی اشارہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اپنی منافقت کو عقلمندی سمجھتے ہیں۔ خدائے رحمان کو بھی اپنا سردار سمجھتے ہیں اور شیطان کو بھی اپنا سردار سمجھتے ہیں۔ اور جو خدا کا بندہ خدا کی صفتِ رحمانیت کا مظہر ہے وہ بھی ظلّی طور پر رحمان ہے۔

ہر انسان اپنے محدود دائرہ میں

ظلّی طور پر اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی صفات کو منعکس کر کے رب بھی ہے، رحمان بھی ہے رحیم بھی ہے اور مالک بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے سُورۃ فاتحہ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ہماری جماعت پر یہ فرض لازم ہے کہ دوست ان صفاتِ باری تعالیٰ کو ظلّی طور پر اپنے اندر بھی پیدا کریں پس ایک ایسا شخص جو رحمان اور شیطان میں فرق نہیں کر سکتا وہ بھلا عقلمند کیسے ہو سکتا ہے۔ منافق بیشک اپنے آپ کو عقلمند سمجھتے پھریں اللہ تعالیٰ کا اُن کے متعلق فیصلہ یہ ہے کہ وہ پرلے درجے کے سفیہ بڑے ہی بیوقوف اور سخت احمق ہیں۔ کیونکہ یہ تو رحمان اور شیطان میں بھی فرق نہیں کر سکتے۔ یہ ان کی بیوقوفی اور حماقت کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے۔

اس دو رنگی کو

عقلمند کون کہہ سکتا ہے۔ کہ جب اپنے شیطان سرداروں کے پاس جاتے ہیں تو اُن کی وفاداری کا دم بھرتے ہیں لیکن مومنوں کے پاس آکر اسی زبان سے مومنانہ جذبات کا اظہار بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ اور بڑی چرب زبانی سے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم تو آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص خدائے رحمان اور شیطانِ ملعون میں فرق نہ کر سکے وہ سفیہ یعنی پرلے درجے کا بیوقوف نہیں تو اور کیا ہے۔ لیکن اپنی سفاہت کا احساس نہ رکھنے کی وجہ سے یا محض شرارت کی نیّت سے عقلمند کے رُوپ میں تمہارے سامنے آئیں گے۔ بظاہر بڑے عقلمند، بڑے مُصلح، نہایت ہمدرد اور پکے مؤمن۔ لیکن دربَردہ منافق ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جماعت مومنو! میں تم پر یہ اعتماد کر رہا ہوں اور تمہارے سامنے ان کی علامات کو کھول کھول کر اس لئے بیان کر رہا ہوں کہ تم بھی ہمیشہ ایسے گروہ سے چوکس اور بیدار رہو جس طرح یہ لوگ مجھے بیوقوف نہیں بنا سکے اسی طرح یہ تمہیں بھی بیوقوف نہیں بنا سکتے۔

(بقدر تہ الکاملۃ)

پس اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں

ہر سہ جماعتوں کے متعلق

ان کی خصوصیات، کیفیات اور علامات کو ظاہر فرما دیا ہے۔ مومنوں کیلئے غیر محدود ترقیات کے دروازے کھولے۔ منکرینِ اسلام کے متعلق فرمایا کہ جب تک ان کی یہی کیفیت رہے گی۔ یہ ایمان لانے کی سعادت سے محروم رہیں گے انہیں اس وقت تک ایمان کی توفیق نہیں مل سکتی جب تک اپنی اس بنیادی کمزوری کو دُور نہ کریں کہ اپنے ہاتھوں سے انہوں نے جو غلط قسم کی مہریں اور پردے اپنے دل، کان اور آنکھ پر ڈال لئے ہیں، وہ ہٹا نہ دیں۔ جب تک ان کی یہ حالت تبدیل نہیں ہوتی انہیں ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے اس سے ہمیں بھی یہ بتانا مقصود ہے کہ تم بھی دیکھو کہ وہ مہریں کیسی ہیں۔ اُن کو کس طرح توڑا جا سکتا ہے تاکہ ایمان سے محروم اپنے اِن بھائیوں کی خدمت کر سکو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ وہ پردے اس شکل کے ہیں۔ اس رنگ کے ہیں۔ اور ان اثرات کے حامل ہیں لہٰذا تم ان پردوں کو ہٹا کر اپنے بھائیوں کو جو اس وقت ایمان کی دولت سے محروم ہیں۔ اُنہیں اللہ تعالیٰ کے نشان دیکھنے اور اُن پر ایمان لانے کے قابل بنا سکتے ہو۔

پھر اُس گروہ کا ذکر فرمایا جو مومن ہونے کا لیبل لگا کر مومن ہی کے رُوپ میں اُمّتِ مُسلمہ میں گھسے رہتے ہیں۔ اور اندر ہی اندر نفاق کا بیج بوتے ہوئے اُمّت کے شیرازہ کو نقصان پہنچاتے رہتے ہیں ان آیات کے علاوہ بھی قرآن کریم نے کئی دوسری جگہ اس گروہ کی مختلف رُوحانی بیماریوں اور اس کی مفسدانہ کارروائیوں پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے لیکن یہاں ان آیات میں اس گروہ کے متعلق چند بنیادی علامات کو واضح کیا گیا ہے جہاں تک انکی بیماریوں اور ان کے فتنوں کا تعلق ہے

ان دونوں میں فرق یہ ہے

کہ جب بیماری کہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کا اس کی اپنی ذات کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ لیکن جب فتنہ کہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ساری جماعت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ یوں دراصل ان کی بیماریاں اور ان کے فتنے ایک ہی تصویر کے دو رُخ ہیں۔ پس قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے منافق کی بیماریوں، اس کے فتنوں وغیرہ کے متعلق اور پھر اُن کا کس طرح ازالہ کیا جا سکتا ہے اس کے متعلق وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ اگرچہ ان بیماریوں کا

علاج اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے لیکن چونکہ اس کے مومن بندے اس کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں اسلئے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہونے کی حیثیت میں ان کی بیماریوں کے علاج میں کوشاں رہتے ہیں۔ پس ان آیات میں منافقین کی بنیادی کمزوریوں کو بیان فرمایا ان سے بچنے کی تلقین فرمائی اس لئے

یہ مضمون

اس اعتبار سے بنیادی حیثیت کا حامل ہے کہ اس میں ان بیماریوں سے بچنے کی راہیں بتائی گئی ہیں۔ پس ہم میں سے ہر چھوٹے اور ہر بڑے اور ہر عورت اور ہر مرد کو یہ آیات زبانی یاد ہونی چاہئیں۔ تاکہ بوقتِ ضرورت ہم اس اعتماد پر پورے اُتر سکیں جسے اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر ہم پر کیا ہے کہ جس طرح یہ لوگ مجھے دھوکا نہیں دے سکتے اسی طرح تمہیں بھی دھوکا نہیں دے سکتے۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق کے نتیجہ ہی

میں سب کچھ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ہی نتیجہ میں سب کچھ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم صحیح معنوں میں اس کے بندے بن جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے اس گروہ میں شامل کر دے جس گروہ پر کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بارش کے قطروں سے بھی زیادہ کثرت کے ساتھ نازل ہوتی رہتی ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اپنے نیک بندوں میں شامل کرے۔ ہماری کمزوریوں کو ڈھانپ لے، ہماری خطاؤں کو معاف کر دے۔ ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ ہمیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اس کی رحمتوں کا ہر جلوہ ہمارے لئے ظاہر ہو تاکہ ہم اس مقصد کے حصول میں کامیاب ہو جائیں جس مقصد کے حصول کیلئے اس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ یعنی

غلبۂ اسلام

اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عظمت کو تمام بنی نوع انسان کے دل میں قائم کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا سچا عشق اور اس سے حقیقی محبت ہر انسان کے دل اور دماغ اور اعلیٰ رُوح اور اس کے تمام جوارح حتیٰ کہ جسم کے ذرہ ذرہ میں پیدا کرنا تاکہ ایک عاشقِ صادق کی حیثیت سے ہر شخص اپنے محبوب کی محبت کے سمندر میں غوطہ زن ہو جائے یہاں تک کہ اسی سمندر کا ایک قطرہ بن جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے ہمیں سمجھ عطا کرے اور ہمیں اپنی ذمہ داریوں کے نباہنے کی توفیق بخشے آمین۔

تبلیغی و تربیتی دورہ جماعت ہائے احمدیہ کشمیر

از مکرم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی توجہ اور ارشاد کی روشنی میں عرصہ تین سال سے ایک وفد کشمیر کی جماعتوں میں تبلیغی و تربیتی نقطۂ نگاہ سے بھیجا جاتا ہے۔ چنانچہ امسال یہ وفد ۲۳ وفاء (جولائی) تا ۲۰ تبوک (ستمبر) کشمیر کی مختلف جماعتوں میں تربیتی و تبلیغی کام سرانجام دیتا رہا۔ امسال وفد میں حسب ذیل اراکین شامل تھے۔ خاکسار بشیر احمد امیر وفد۔ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نائب امیر وفد۔ مکرم مولوی منظور احمد صاحب فاضل۔ مکرم مولوی شبیر احمد صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب مبلغ یادگیر۔ مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب فاضل۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم۔ علی الترتیب حسب ذیل جگہوں پر اراکینِ وفد کا تقرر کیا گیا:۔

آسنور۔ رشی نگر۔ شورت۔ کنی پورہ۔ ہاری پاری گام۔ چک ایمرنچھ و یاری پورہ۔

امسال جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کے عہدیداران نے وفد کی آمد سے قبل ہی ایک میٹنگ میں جو کنی پورہ میں منعقد ہوئی تھی۔ وفد کے پروگرام کے سلسلہ میں مشورہ کیا گیا تھا۔ چنانچہ بعد مشورہ یہ طے پایا کہ کشمیر میں بفضلہ تعالیٰ بڑی بڑی جماعتیں ہیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ ان کی تربیت پر زیادہ زور دیا جائے۔ اور تربیت کے کاموں کو اولیت دی جائے۔ البتہ سابقہ سالوں کی طرح ہر جماعت میں تبلیغی جلسے بھی منعقد کئے جائیں۔ اور باقی ماندہ اوقات میں اراکینِ وفد تبلیغی کام سرانجام دیں۔ یہ رپورٹ محترم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی خدمت میں ارسال کی گئی۔ اور انہوں نے اس کے ساتھ اتفاق فرماتے ہوئے اس کی منظوری عطا فرمائی۔

وادیٔ کشمیر کی جماعتوں میں متعین ہونے کے بعد اراکینِ وفد نے تن دہی اور کوشش کے ساتھ اپنا کام شروع کر دیا۔ اس کام کی مختصراً رپورٹ حسب ذیل ہے:۔

جماعت احمدیہ رشی نگر

اس جماعت میں مکرم مولوی منظور احمد صاحب فاضل متعین تھے۔ آپ نے وہاں پہنچتے ہی احباب جماعت کو بیدار کیا اور انہیں سلیقے ہوئے انداز میں احمدیت جیسی نعمت ملنے پر مبارکباد دیتے ہوئے اپنے مقام کو پہچاننے کی طرف توجہ دلائی اور آئندہ کا پروگرام جماعت کے سامنے رکھا۔ تعلیم القرآن کلاس کا اجراء کیا۔ نمازوں کی پابندی کے لئے گھر گھر جاکر توجہ دلائی۔ درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کی تنظیموں کا از سر نو قیام کیا۔ قرآن مجید اور حدیث کا درس باقاعدگی سے دیا گیا۔ اسلامی اخلاق جو حدیثوں کا مجموعہ ہے اس میں سے ۳۶۰ حدیثیں درس میں سنائی گئیں۔

مکرم ماسٹر عبد السلام صاحب لون سیکرٹری تعلیم و تربیت اپنی ایک رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:

اب تربیت کے کام بفضلہ تعالیٰ بڑی نمایاں کامیابی کے ساتھ سرانجام پا رہے ہیں۔ رشی نگر کا بچہ بچہ نہایت گہری دلچسپی لے رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رحمت کے فرشتے رشی نگر کو اپنے پروں کے سایہ میں لئے ہوئے ہیں۔ پانچوں نمازیں باقاعدہ باجماعت ہوتی ہیں۔ نمازِ فجر کے بعد حدیث شریف کا درس ہوتا ہے۔ لڑکے اور لڑکیاں بعد ازاں ناظرہ و باترجمہ قرآن مجید پڑھتے ہیں۔ نماز کا ترجمہ سکھایا جاتا ہے۔ زبانی قرآن مجید کی سورتیں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظمیں یاد کرائی جاتی ہیں۔ بعد نمازِ مغرب باقاعدگی سے کشتیٔ نوح کا درس جاری ہے۔ عشاء کے وقت احباب جماعت کی حاضری لی جاتی ہے اور کشمیری زبان میں نماز کا ترجمہ سکھایا جاتا ہے۔ اس کام میں مدد دینے کیلئے چند دن مکرم مولوی غلام احمد شاہ صاحب نے بھی محترم امیر وفد صاحب کی ہدایت کے مطابق رشی نگر قیام فرمایا۔ چندہ جات کی وصولی کی طرف بھی دھیان دیا گیا۔ اور اچھی خاصی رقم وصول کی گئی۔ خطباتِ جمعہ کے ذریعہ بھی محترم مولوی منظور احمد صاحب نے تربیتی کام سرانجام دیا۔ اور مختلف عنوانات پر تربیتی خطبے دیئے۔

چک ایمرچھ و یاری پورہ

ان ہر دو جماعتوں میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم متعین تھے۔ یہاں کے بعض احباب احمدی ہیں لیکن یہ جماعت کافی حد تک محتاجِ تربیت تھی اسلئے محترم خادم صاحب کو کافی محنت اس جماعت پر کرنی پڑی۔ اور یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ خادم صاحب کی روانگی کے وقت اس جماعت میں عظیم الشان بیداری پیدا ہو چکی تھی۔ میں چک ایمرچھ کے احباب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنی اس بیداری کو قائم رکھیں گے۔ اور باقاعدگی کے ساتھ نمازوں میں جمع ہو کر مسجد کو بھی آباد رکھیں گے۔

محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے احباب کو مسجد میں آکر نماز پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ خادم صاحب جب وہاں پہنچے تو تین چار احباب نمازوں میں آتے تھے۔ لیکن آپ کی محنت کے نتیجہ میں کثرت سے احباب آنے شروع ہوئے اور مسجد نمازیوں سے بھرنی شروع ہو گئی۔

نمازِ مغرب کے بعد آپ سوا گھنٹہ تک روزانہ قرآنِ مجید کا درس دیتے تھے۔ جس میں موقع اور حالات کے مطابق مختلف اُمور پر روشنی ڈالتے تھے۔ اسی درس میں آپ جماعت احمدیہ کے اختلافی مسائل پر بھی وقتاً فوقتاً روشنی ڈالتے تھے۔

صبح کی نماز کے بعد سات بجے سے نو بجے تک بچوں کی تعلیم کا سلسلہ شروع رہتا۔ قریباً ۵۰۔ ۶۰ کے درمیان بچے آپ کے پاس زیرِ تعلیم رہے۔

قبل ازیں جمعہ کی نماز چک ایمرچھ کے احباب یاری پورہ میں ادا کرتے تھے۔ مکرم پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ کے مشورہ سے طے پایا کہ اب چک ایمرچھ میں نمازِ جمعہ وہاں کے دوست ادا کیا کریں۔ چنانچہ محترم خادم صاحب چک ایمرچھ میں خطباتِ جمعہ کے ذریعہ بھی تربیت میں مصروف رہے۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے بھی بعض تربیتی اجلاس منعقد ہوئے۔

عصر کی نماز کے بعد محترم خادم صاحب یاری پورہ میں بچوں کی تعلیم کے لئے باقاعدگی کے ساتھ جاتے رہے۔

یاری پورہ میں دو کلاسیں جاری کی گئیں۔ ۱۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔ ۲۔ ناظرہ قرآن کریم و قاعدہ یسرنا القرآن۔

ہر دو کلاسوں میں ۲۵ ۔ ۳۰ کے درمیان پڑھنے والوں کی تعداد تھی۔ زیرِ تعلیم خدام کو قرآن مجید کے ترجمہ کے ساتھ تبلیغی نوٹس بھی لکھوائے گئے۔

آپ نے اپنے دورانِ قیام چندہ کی فراہمی کے لئے بھی کافی کوشش کی فجزاہُ اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔

جماعتِ احمدیہ آسنور

جماعتِ احمدیہ آسنور بفضلہ تعالیٰ پُرانی جماعت ہے۔ اور اُسے یہ بھی فخر حاصل ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض مع اہل و عیال یہاں تشریف لاکر قیام فرما چکے ہیں۔ یہ سارے کا سارا گاؤں احمدی ہے۔ کسی زمانہ میں اس جماعت کی تنظیم اور بیداری کے پیشِ نظر آسنور کو "چھوٹا قادیان" سے موسوم کیا جاتا تھا۔ امید ہے کہ جماعت احمدیہ آسنور پھر سے وہی رنگ اور وہی بیداری اپنے اندر پیدا کرے گی۔ اور اس لقب کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔

یہاں ہر سال نائب امیر وفد کا قیام ہوتا ہے۔ چنانچہ امسال مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل کا قیام یہاں تھا۔ آپ نے اپنے دورانِ قیام بذریعہ خطبات و درس و تدریس جماعت کی تربیت میں کافی توجہ اور دلچسپی سے کام کیا۔ تعلیم القرآن کلاس کا بھی اجراء فرمایا۔ کشمیری زبان میں نماز کا ترجمہ یاد کرایا۔ صبح کی نماز کے بعد باقاعدگی سے حدیث شریف کا درس دیا۔ خدام۔ انصار اور لجنہ کی بیداری کی طرف توجہ دی۔ خدام الاحمدیہ آسنور نے امسال اس تندہی اور توجہ سے کام پیش کیا جو اتنی بڑی جماعت کے مناسب حال تھا۔ آسنور کے خدام نے جہاں تک مجھے یاد ہے انعامی علم بھی حاصل کیا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں خدام کی تعداد اتنی ہے کہ اگر وہ پروگرام کے مطابق کام شروع کر دیں تو کشمیر کی تمام جماعتوں سے سبقت لے جا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ محترم ناظر صاحب بیت المال کی آمد پر فراہمی چندہ کے سلسلہ میں آپ نے پورا تعاون فرمایا۔ اور کافی چندہ بھی وصول ہوا۔ مکرم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل۔ سید محمد یاسین صاحب اور سعید احمد صاحب ڈار نے مولوی عبد الحق صاحب کے ساتھ پرخلوص تعاون کیا۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

جماعتِ احمدیہ کنی پورہ

آسنور کی طرح کنی پورہ کی جماعت بھی کافی پرانی ہے۔ اور یہ موضع بھی پورے کا پورا احمدی ہے۔ ۱۹۶۷ء میں دورہ کے موقع پر خاکسار نے اس جماعت کو تحریک کی تھی کہ وہ اپنی مسجد کو وسیع کریں۔ اور نئے طور سے اس کی تعمیر کریں۔ چنانچہ گذشتہ سال جماعت نے مسجد کی تعمیر کا عزم کر لیا۔ ماہ ستمبر ۱۹۶۸ء میں خاکسار نے اس کی بنیاد رکھی۔ اور اب دوستوں کی مساعی اور خدا کے فضل سے ایک وسیع اور کشادہ مسجد یہاں ہمیں نظر آتی ہے۔ ابھی مسجد کئی لحاظ سے قابلِ تکمیل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ احباب کو اس مسجد کی تکمیل کی توفیق عطا فرماوے آمین۔

امسال مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ احمدیہ کا تقرر اس موضع میں کیا گیا۔ کیونکہ مولوی صاحب موصوف کشمیری باشندہ ہیں اور کشمیری زبان سے بھی واقف ہیں۔ کنی پورہ میں اکثر مستورات اردو زبان سے واقف نہیں اسلئے ضرورت تھی کہ یہاں کشمیری زبان جاننے والا آدمی کام کرے۔

مکرم مولوی غلام نبی صاحب نے کنی پورہ کو مختلف حلقوں میں تقسیم کیا اور ہر محلّے کا سائق مقرر کیا۔ اور سائقین کے سپرد بعض ضروری کام کئے گئے۔

نیز اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی تنظیموں کو بیدار کیا اور اُن کے مختلف اجلاسات ہوئے جس میں مکرم مولوی غلام نبی صاحب بھی کشمیری زبان میں خطاب کرتے رہے۔

لجنہ اماء اللہ کا اگرچہ باقاعدگی سے قیام نہیں ہو سکا تاہم مستورات کے متعدد اجلاس منعقد ہوئے جن میں مکرم مولوی غلام نبی صاحب اور مکرم مولوی غلام احمد شاہ صاحب تقاریر کرتے رہے۔

نئی مسجد کی تعمیر اور اسکی وسعت کی وجہ سے مستورات کے بھی مسجد میں آنے کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ جمعہ کی نمازیں بھی مستورات نے شرکت شروع کر دی فالحمدُ للہ علیٰ ذٰلک۔

نمازِ مغرب کے بعد کشمیری زبان میں حدیث شریف کا درس مکرم مولوی غلام نبی صاحب دیتے رہے۔ نیز نماز کا ترجمہ بھی مکمل کروایا۔ اور احباب کو زبانی یاد کروایا — اور صبح کی نماز کے بعد مکرم مولوی غلام احمد شاہ صاحب قرآن مجید کا درس دیتے رہے۔ مولوی غلام احمد شاہ صاحب کی عدم موجودگی میں درسِ قرآن بھی مکرم مولوی غلام نبی صاحب ہی دیتے رہے۔

شورت کی جماعت کے بعض اجلاسوں میں بھی آپ نے شرکت کی اور وہاں کشمیری زبان میں تقاریر کیں — خطباتِ جمعہ شورت اور کنی پورہ میں زیادہ تر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نے ہی کشمیری زبان میں دیئے۔

تعلیم القرآن کلاس کا اجراء کیا گیا۔ جس میں چند بچّوں نے قرآن مجید کا ترجمہ سیکھا۔ اور صبح ۸ بجے سے ۹ بجے تک چھوٹے بچّوں کو قاعدہ "یسّرنا القرآن" کی تعلیم دی۔ چھوٹے بچّوں کو تعلیم دینے میں عزیز محمد یوسف کاشمیری طالب علم مدرسہ احمدیہ نے بھی کافی تعاون کیا۔ چندہ جات کی وصولی کے سلسلہ میں وقتاً فوقتاً تحریک کی جاتی رہی۔

جماعتِ احمدیہ شورت

شورت میں امسال مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ناصر مدرس مدرسہ احمدیہ متعیّن کئے گئے۔ گذشتہ دو سالوں میں یہاں محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کام کرتے رہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے جماعت کی اچھے رنگ میں تربیت کی تھی۔

مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ناصر نے بھی تربیتی کاموں کو بخوبی سرانجام دیا۔ جماعت کی مردم شماری کا جائزہ لیا اور اس کے رجسٹر تیار کئے۔ خدام الاحمدیہ۔ اطفال الاحمدیہ اور انصار اللہ کی تنظیم کا جائزہ لیا اور ان کے اجلاسات بلائے گئے۔ جن میں مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ناصر اور مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے تقاریر کیں — خدام کے لئے تعلیم القرآن کلاس کا اجراء کیا گیا۔ اور سات سے چودہ سال تک کے بچوں کے لئے قاعدہ یسّرنا القرآن کی تعلیم کا انتظام شروع ہوا۔

مرکز کی طرف سے مکرم محمد رمضان صاحب زرقانی بھی بطور معلم وقفِ جدید یہاں متعین تھے۔ جب تک وہ یہاں رہے ان سے تعلیم بچگان کا کام لیا گیا۔

نمازِ مغرب کے بعد مردوں اور مستورات کو کشمیری زبان میں نماز کا ترجمہ یاد کرایا جاتا رہا۔ احباب کافی دلچسپی سے حصّہ لیتے رہے۔ اور درود شریف تک نماز با ترجمہ مکمل کی گئی۔

بعد نماز فجر باقاعدگی سے قرآن مجید کا درس دیا گیا اور حدیث "اسلامی اخلاق" کا بھی درس دیا گیا۔ کشتی نوح کا درس بھی جاری کیا گیا۔ اور نمازِ مغرب کے بعد کچھ عرصہ جماعت احمدیہ کی تعلیم پر بھی روشنی ڈالی جاتی رہی۔ مستورات کو بدرسوم کے چھوڑنے کی طرف توجہ دلائی۔

نمازوں میں باقاعدگی کے لئے محمد عبد العزیز صاحب لون سیکرٹری تبلیغ، محمد عبد اللہ صاحب، قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور مکرم مولوی شبیر احمد صاحب پر مشتمل ایک وفد بنایا گیا جس نے گھر گھر جا کر نماز با جماعت مسجد میں ادا کرنے کی تلقین کی۔

۲۷ اگست کو جماعت احمدیہ شورت کا ایک مشترکہ اجلاس ہوا جس میں مستورات، نیز مردوں میں سے خدام، انصار اور اطفال سب نے شرکت کی۔ اس میں مکرم مولوی غلام نبی صاحب اور مولوی شبیر احمد صاحب ناصر نے تقاریر کیں — مستورات میں عزیزہ زینہ بانو بنت عبد الغنی صاحب راتھر نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر تقریر کی۔

احبابِ جماعت کو وقتاً فوقتاً چندوں میں باقاعدگی کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی رہی۔

جماعتِ احمدیہ ہاری پاری گام

ہاری پاری گام میں بھی جماعتِ احمدیہ کافی عرصہ سے قائم ہے بلکہ ایک روایت کے مطابق یہاں ایک دوست نے اپنے ایک خواب کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بیعت کا خط روانہ کیا اور انہیں بیعت کی منظوری کی اطلاع بھی موصول ہو گئی۔ وہ مخلص دوست قادیان نہیں پہنچ سکے۔ اگر حضورؑ سے وہ ملاقات کرتے تو انہیں صحابیت کا مقام مل جاتا۔ تاہم اُن کی بیعت سے اس گاؤں کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہی جماعت احمدیہ کے ساتھ قائم ہو گیا تھا۔ یہاں امسال مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب فاضل کو متعیّن کیا گیا۔ مولوی صاحب موصوف نے کافی محنت، جانفشانی اور دلچسپی سے یہاں کام کیا۔ نماز با جماعت کا انتظام کیا۔ بلکہ تہجد کی نماز کے لئے بھی احباب میں رُوح پھونکی۔ اور کئی ایک احباب نے تہجد کی نماز میں بھی آنا شروع کیا۔ مستورات مسجد میں نماز آکر ادا نہیں کرتی تھیں۔ ان کے لئے پردے کا انتظام کیا اور انہوں نے بھی مسجد میں آنا شروع کر دیا۔ جماعت کے متعدد تربیتی اجلاس آپ نے بلائے اور جماعت احمدیہ کی تعلیم پر عمل کرنے پر زور دیا۔

بعد نمازِ مغرب کشمیری زبان میں نماز کا ترجمہ سکھایا جاتا رہا۔ اور بفضلہ تعالیٰ پوری نماز کا ترجمہ مکمل کیا گیا۔ اسی طرح قرآن مجید اور حدیث کا بھی درس جاری کیا —— (باقی)

رشتہ مطلوب ہے

مدراس کے احمدی گھرانے کی ایک لڑکی کے لئے رشتہ مطلوب ہے۔ لڑکی کی عمر بائیس سال تعلیم ایس۔ ایس۔ ایل۔ سی شکل و صورت اچھی ہے۔ رشتہ کے لئے کوئی شرط نہیں ہے۔ کہ مدراس کا ہی ہو۔ لیکن لڑکا تعلیم یافتہ صاحبِ روزگار۔ با اخلاق اور اچھے احمدی گھرانے سے تعلق رکھتا ہو۔ رشتہ کے لئے خط و کتابت ناظر دعوت و تبلیغ کے پتہ پر فرمائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

سونگھڑہ میں ہفتہ تحریکِ جدید

حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ اور مرکز سلسلہ کے ارشاد اور تحریک کے پیشِ نظر جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے افراد نے مورخہ ۴ اخاء ۱۳۴۸ ہش تا ۱۰ اخاء ۱۳۴۸ ہش ہفتہ تحریکِ جدید منایا۔ انفرادی تحریک کے علاوہ خطبات جمعہ میں خاکسار نے اس بابرکت تحریک میں کما حقہ حصہ لینے اور وعدہ کردہ بقایا جات کی ادائیگی کی طرف احبابِ جماعت کو توجہ دلائی۔ اسی طرح جماعتِ احمدیہ سونگھڑہ کے عہدیداران اور ذمہ دار احباب نے بھی اپنے اپنے طور پر اس بابرکت تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مخلصانہ کوششیں کیں۔

مقامی احباب کے متفقہ فیصلہ کے مطابق مورخہ ۵ اخاء (اکتوبر) ۱۳۴۸ ہش بعد نمازِ مغرب و عشاء محلہ محی الدین پور میں ایک تربیتی جلسہ بھی منعقد کیا گیا۔ محترم امیر صاحب کی زیرِ صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی ذوالفقار علی خان صاحب بی۔ اے نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ آپ کی تقریر کے بعد خاکسار نے اس بابرکت تحریک کا پس منظر اور عظیم الشان نتائج کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آخر میں محترم صدرِ جلسہ نے اس بابرکت تحریک کے متعلق ایک مبسوط اور عالمانہ تقریر کی۔ بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی انجام پایا۔ اس جلسہ میں احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی مرد و زن بھی بکثرت شریک ہوئے۔ لاؤڈ اسپیکر اور لائٹ وغیرہ کا بہتر انتظام کیا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو کامیاب کرے۔ آمین۔

خاکسار: سید فضل عمر کٹکی
مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم سونگھڑہ

ایک التماس!

جامعہ احمدیہ ربوہ کے ہر طالب علم کے لئے آخری سال ایک تحقیقی مقالہ لکھنا لازمی ہے۔ خاکسار کے لئے تجویز شدہ عنوان "حضرت مسیح موعودؑ کے تین سو تیرہ صحابہ (بلحاظ ترتیب انجامِ آتھم) میں سے نمبر ۷۶ تا ۱۰۰ کے حالاتِ زندگی" ہے۔ یعنی منشی چوہدری نبی بخش صاحب بٹالہ۔ میاں محمد اکبر صاحب بٹالہ۔ شیخ مولا بخش صاحب ڈنگہ (گجرات)۔ سید امیر علی شاہ صاحب سیالکوٹ۔ میاں محمد جان صاحب وزیر آباد۔ میاں شادی خان صاحب سیالکوٹ۔ میاں محمد نواب خان صاحب تحصیلدار جہلم۔ ان کے بھائی میاں عبد اللہ خان صاحب۔ مولوی برہان الدین صاحب جہلم۔ شیخ غلام نبی صاحب راولپنڈی۔ بابو محمد بخش صاحب ہیڈ کلرک چھاؤنی انبالہ۔ منشی رحیم بخش صاحب میونسپل کمشنر لدھیانہ۔ منشی عبد الحق صاحب کراچی والا لدھیانہ۔ حافظ فضل احمد صاحب لاہور۔ قاضی امیر حسین صاحب بھیرہ۔ مولوی حسن علی صاحب بھاگلپور۔ مولوی فیض احمد صاحب لنگیاں والی گوجرانوالہ۔ سید محمود شاہ صاحب سیالکوٹ۔ مولوی غلام امام صاحب عزیز الواعظین منی پور آسام۔ رحمان شاہ صاحب ناگپور ضلع چانڈ دادڑہ۔ میاں جان محمد صاحب قادیان۔ منشی فتح محمد صاحب بزدار لیہ (ڈیرہ اسماعیل خاں)۔ شیخ محمد صاحب مکی۔ حاجی منشی احمد جان صاحب لودیانہ۔ منشی میر بخش صاحب جالندھر۔

احبابِ جماعت سے میری یہ درخواست ہے کہ ان صحابہ کرامؓ میں سے کسی کے متعلق آپ کچھ علم رکھتے ہوں تو خاکسار کی رہنمائی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ نیز اگر ان صحابہ کرامؓ کے رشتہ داروں اور عزیزوں میں سے کوئی صاحب یہ اعلان پڑھیں تو خاکسار سے تعاون فرما کر ممنون فرماویں۔

خاکسار: ملک محمد اکرم متعلم جامعہ احمدیہ
ربوہ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)

دعائے مغفرت!

مکرم منظور احمد صاحب اے جے موٹر سروس شموگہ اطلاع دیتے ہیں کہ اُن کے والد محترم جناب میر عبد الجلیل صاحب مورخہ ۱۲ اکتوبر بروز منگل حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم مخلص احمدی تھے۔ مرکزی تحریکات میں حصہ لیتے تھے۔ جماعتِ شموگہ کے سیکرٹری مال تھے۔ اللہ تعالیٰ غریقِ رحمت کرے۔ اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ احباب ان کی مغفرت کیلئے دُعا فرماویں۔

(صاحبزادہ) مرزا وسیم احمدؐ (صاحب) قادیان۔

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اور ادائیگی زکوٰۃ

صاحبِ نصاب احباب جلد توجہ فرمائیں

دوست یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ زکوٰۃ ایک شرعی فریضہ ہے۔ اور اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ اور ہر صاحبِ نصاب فرد کے لئے اس کی ادائیگی نہایت ضروری ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ان مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔ اور آپؐ کا ہاتھ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتا تھا۔ پس احبابِ جماعت کو بھی چاہیئے کہ اپنے پیارے آقا اور مطاع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں وہ اس مبارک اور بابرکت مہینہ میں جس میں اب چند یوم باقی ہیں جہاں اپنے لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں وہاں صاحبِ نصاب احباب ابھی سے اپنی زکوٰۃ کا حساب کر کے واجب الادا زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمادیں۔

جملہ سیکرٹریانِ مال کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جماعت کے صاحبِ نصاب احباب کو اس فریضہ کی طرف توجہ دلائیں تاکہ زکوٰۃ کی مد میں زیادہ سے زیادہ وصولی ہو سکے۔ اگر ہمارے احباب اور ہماری بہنیں پورے طور پر جائزہ لیں تو بفضلہ تعالیٰ اکثر گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔

چونکہ عام طور پر دوست رمضان المبارک اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر زکوٰۃ ادا کیا کرتے ہیں اسلئے ایسے صاحبِ نصاب دوست جنہوں نے تاحال اپنے ذمہ واجب الادا زکوٰۃ کی رقم ادا نہ کی ہو وہ جلد اس فریضہ کی طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

کیا چندہ تحریکِ جدید لازمی چندہ ہے؟

بعض دفعہ احباب میں یہ غلط فہمی پیدا ہو جاتی ہے کہ چندہ تحریکِ جدید لازمی نہیں۔ اسلئے خاص توجہ دینے کی ضرورت نہیں ——— یہ خیال درست نہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس چندہ کو ۱۳۳۳ ہش (۱۹۵۴ء) میں لازمی قرار دیا تھا۔ اور ایک گذشتہ مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ نے تمام مرد و زن اور بچگان کو اس میں شامل کرنے کی پُرزور تلقین فرمائی تھی۔ اور حضرات خلفاء کرام کی طرف سے مجالس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو اس بارے میں خاص توجہ دینے کی تحریک ہوتی رہی ہے ——— حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:—

① — "اے نوجوانو! آپ میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ ہو جو اس مقصد کو پورا کرنے میں ہمہ تن مصروفِ عمل نہ ہو۔ کیونکہ تحریک (جدید) کا جہاد ایک تاریخی دور ہے۔"

② — "جن کو (تحریکِ جدید کی) قربانی میں بڑھنے کی توفیق نہیں ملی ان کو اللہ تعالیٰ سے دُعا کرنی چاہیئے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے۔"

③ — ذیل کا ارشاد اسے لازمی قرار دینے سے قبل کا ہے۔ دیکھئے اختیاری ہونے کی حالت میں بھی حقیقۃً وہ لازمی ہی تھا۔ فرمایا:—

"گو اِس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہے۔ مگر جو شخص ...... اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اس دُنیا یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا۔ .... ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آجائے گا۔ وہ شخص جو خدا تعالےٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھو یا جائے گا۔"

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال

جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ و مدراس سٹیٹ

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ و مدراس سٹیٹ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال مورخہ ۳/۱۱/۶۹ تا ۴/۱۲/۶۹ چندہ جات کی وصولی اور پڑتال کے لئے دورہ فرما رہے ہیں۔ موصوف اس دورہ میں لازمی چندہ جات کے علاوہ نئے سال کے بجٹ کی تشخیص بھی کریں گے۔ جملہ صدر صاحبان و سیکرٹریان مال اور دیگر عہدیداران جماعت سے امید ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب موصوف سے کماحقہٗ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
۱	بمبئی	-	-	۶۹ - ۱۱ - ۳
۲	ساونت واڑی باندہ	۶۹-۱۱-۴	۱	۵ ″ ″
۳	بلگام	۵ ″ ″	۱	۶ ″ ″
۴	بنگلور	۷ ″ ″	۲	۹ ″ ″
۵	مرکرہ	۹ ″ ″	۲	۱۱ ″ ″
۶	موگرال منجیشور	۱۱ ″ ″	۲	۱۳ ″ ″
۷	پینگاڈی	۱۳ ″ ″	۲	۱۵ ″ ″
۸	کینانور	۱۵ ″ ″	۲	۱۷ ″ ″
۹	کوڈالی	۱۷ ″ ″	۱	۱۸ ″ ″
۱۰	کالیکٹ	۱۸ ″ ″	۲	۲۰ ″ ″
۱۱	کرولائی	۲۰ ″ ″	۱	۲۱ ″ ″
۱۲	الانلور	۲۱ ″ ″	۱	۲۲ ″ ″
۱۳	منارگھاٹ	۲۲ ″ ″	۱	۲۳ ″ ″
۱۴	چیلاکرہ	۲۳ ″ ″	۱	۲۴ ″ ″
۱۵	ایراپورم	۲۴ ″ ″	۱	۲۵ ″ ″
۱۶	کروناگپلی	۲۶ ″ ″	۲	۲۸ ″ ″
۱۷	آدی ناڈ	۲۸ ″ ″	۱	۲۹ ″ ″
۱۸	کوٹار	۲۹ ″ ″	۱	۳۰ ″ ″
۱۹	ساتان کلم	۳۰ ″ ″	۱	۶۹ - ۱۲ - ۱
۲۰	شنکرن کوئیل	۶۹-۱۲-۱	۱	۲ ″ ″
۲۱	مدراس	۳ ″ ″	۱	۴ ″ ″
۲۲	بمبئی	۵ ″ ″	-	-

زکوٰۃ اموال کو پاک کرتی ہے

معذرت

امرتسر میں بجلی کی سپلائی فیل ہو جانے کی وجہ سے مورخہ ۲۳ و ۳۰ اخاء (اکتوبر) ۱۳۴۸ہش کی دونوں اشاعتیں اکٹھی شائع کی جا رہی ہیں۔ احباب مطلع رہیں۔

منیجر اخبار بدر قادیان

جماعت احمدیہ چک ایمرچھ میں کامیاب جلسہ

بقیہ صفحۂ اوّل

احمدیت کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ اصل اسلام ہی ہے۔ آپ نے قرآن کریم کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ....الآیۃ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس آیت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک جلالی اور دوسری جمالی۔ جلالی بعثت میں حضورؐ بذات خود موجود تھے۔ جمالی بعثت میں آپ کے ظلِ کامل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف آور ہوئے۔ چنانچہ آپؑ نے ایک جماعت کی بنیاد ڈالی جس کا نام جماعت احمدیہ رکھا۔ آپؑ نے جماعت احمدیہ کے تبلیغی نظام اور اس کے نتائج کو بھی مختصراً بیان فرمایا۔

بعد ازاں مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل الخارج مبلغ صوبہ بہار نے "برکات احمدیت" کے موضوع پر ایک مدلّل تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ آج دنیا میں سب سے بڑا فتنہ جو بنی آدم کو تکلیف میں ڈالنے والا ہے وہ دجّالی فتنہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کے علاج کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ آپ نے قرآن کریم کی آیت هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس آیت پر جملہ مفسّرین کا اتفاق ہے کہ اسلام کا یہ غلبہ مسیح موعود سے وابستہ ہے اور مسیح موعود کے ذریعہ ہی دجّالی فتنہ کا استیصال ہوگا۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت دجّالیت دراصل عیسائیت کا لبادہ اوڑھ کر دنیا کو گمراہ کر رہی ہے، لیکن جب وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیح ناصریؑ کی وفات کا انکشاف کیا تو عیسائیت کی عمارت گرنے لگی حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے قبل سینکڑوں مسلمان عیسائی ہو رہے تھے۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد جو نظام خلافت قائم ہوا ہے اسی کے ذریعہ ترقی اسلام وابستہ ہے۔

آپ کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی بعد ازاں مکرم مولوی عبدالواحد صاحب فاضل نے جماعت احمدیہ کی ذمہ داریوں پر تقریر فرمائی آپ نے قرآن کریم کی ابتدائی آیات تلاوت فرما کر بتایا کہ ہمیں چاہیئے کہ ہم خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کریں۔ اپنے ایمان کو کامل بنائیں۔ نظام خلافت سے وابستگی اختیار کریں۔ اور مسیح موعود کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی تلقین کریں۔ آپ نے بتایا کہ ہماری ذمہ داری بیعت کرتے وقت واضح ہو گئی ہے۔

آپ کے بعد مکرم مولوی منظور احمد صاحب فاضل نے ختم نبوت کی حقیقت پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن کریم کی آیت مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور جماعت احمدیہ بھی دل و جان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتی ہے ہاں فرق صرف یہ ہے کہ غیر از جماعت لوگ خاتم النبیین کے ایسے معنے کرتے ہیں جو لغت عرب اور قرآن کریم کے مخالف ہیں اور ایسے معنے کرنے سے خاتم النبیین کی فضیلت جاتی رہتی ہے۔ آپ نے بتایا کہ دراصل یہ لوگ خاتم کی حقیقت کو نہیں سمجھتے خاتم مدح کے معنوں میں آیا ہے جس سے مراد یہ ہے کہ آنحضرتؐ کا مقام ارفع و اعلیٰ ہے۔ آپ نے قرآن مجید کی دیگر متعدد آیات اور احادیث کی روشنی میں آنحضرت صلعم کی اس ارفع شان کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کا شاگرد بھی مقام نبوت پر فائز ہو سکتا ہے۔

آخر میں محترم صدر جلسہ نے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں یہاں جمع ہو کر اس کا ذکر بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آج دنیا خدا کی ہستی کو بھلا چکی ہے اور اس کو یاد کرنا تضیع اوقات سمجھتی ہے۔ الحمد للہ آج ہم نے اُسے اور اس کے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرنے کا موقعہ پایا ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ انسان فطرۃً کمزور پیدا ہوا ہے اور ہزاروں عیوب سے پُر ہے لیکن ہمارا خدا قدرتوں اور طاقتوں والا خدا ہے وہ ہماری کمزوریوں کو اسی طرح جانتا ہے جس طرح ہماری ماں ہمارے عیوب کو جانتی ہے لیکن وہ ماؤں سے بھی زیادہ محبت کرنے والا ہے۔ اس سے ہمیں ہرگز مایوس نہ ہونا چاہیئے بلکہ اس خدا سے کامل تعلق پیدا کرنا چاہیئے۔ آخر میں آپ نے خلافت سے وابستگی پر زور دیا اور بتایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی سنّت ہے کہ ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔ پس یہ اللہ تعالےٰ کا فضل و کرم ہے کہ اس نے ہماری جماعت میں خلافت کی نعمت کو قائم رکھا ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس نعمت کو ہم میں قائم رکھے۔

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی نظم کے بعد مکرم مولوی عبدالواحد صاحب نے دعا کرائی اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ رات کو پھر ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ جس میں مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ناظر بیت المال نے مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اس طرح یہ دن اور رات ذکرِ باری تعالیٰ اور ذکرِ حبیب میں گزرے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ناچیز مساعی کو قبول فرمائے اور وہ دن جلد آئیں جب محمد رسول اللہ صلعم کے جھنڈے تلے تمام دنیا جمع ہو۔ آمین۔

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں اب صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اُمید ہے کہ احباب جماعت اس میں شرکت کی تیاری کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ان برکات سے وافر حصہ پانے کی سعادت بخشے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ میں شامل ہونے والے دوستوں کے لئے دعائیں فرمائی ہیں۔

جلسہ سالانہ کی مد میں اب تک وصولی کی پوزیشن کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کے کل بجٹ کے ½ کی وصولی بھی تا حال نہیں ہوئی۔ کیونکہ متعدد جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے اس چندہ کی ادائیگی کی طرف کماحقہٗ توجہ نہیں دی۔ اور اکثر ایسی جماعتیں بھی ہیں جن کی طرف سے ابھی تک اس مد میں کوئی رقم وصول ہی نہیں ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہٗ کے ارشاد کی تعمیل میں اس چندہ کی سو فیصدی وصولی جلسہ سالانہ سے قبل از بس ضروری ہے تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

لہٰذا جملہ احباب جماعت و عہدیداران مال اور مبلغین صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ تمام عہدیداران مال کو چاہیئے کہ وہ کوشش کر کے چندہ جلسہ سالانہ کی جلد از جلد سو فیصدی وصولی فرمادیں اور رقم مرکز میں بھجوادیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احباب جماعت کو اس کی توفیق بخشے آمین ۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

ضرورت انسپکٹر تحریک جدید و محرر دفتر تحریک جدید

دفتر وکیل المال تحریک جدید قادیان میں ایک آسامی انسپکٹر تحریک جدید اور ایک آسامی کلرک دفتر تحریک جدید کے لئے مستقل طور پر ضرورت ہے۔ مرکز سلسلہ میں رہائش کے خواہش مند احباب جو کم از کم مولوی فاضل یا میٹرک پاس ہوں وہ اپنی اپنی درخواستیں امیر جماعت یا پریذیڈنٹ مقامی جماعت کی سفارش و تصدیق کے بعد جلد از جلد دفتر وکیل المال تحریک جدید قادیان میں بھجوادیں۔ ایسے احباب کو خدمت سلسلہ کے ساتھ ساتھ مقدس مرکز میں قیام کی سعادت نصیب ہوگی۔ اور ابتداء میں سروس کمیشن کا امتحان پاس کر لینے تک مبلغ ۷۵/- روپے ماہوار مشاہرہ ملے گا۔ اور سروس کمیشن کا امتحان پاس کر لینے پر ان آسامیوں کا باقاعدہ گریڈ ۹۰-۴-۱۳۰-۵-۱۶۰-۶-۲۲۰ شروع ہو جائے گا۔ امید ہے کہ مرکز سلسلہ میں خدمت دین کی تڑپ رکھنے والے مولوی فاضل یا میٹرک پاس احباب جلد از جلد اپنی درخواستیں دفتر وکیل المال تحریک جدید قادیان میں بھجوادیں گے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) — مکرم سید محمد قاسم صاحب اور مکرم ایس اے بشیر احمد صاحب ساکنین ساگر (میسور) مشکلات میں ہیں۔

(۲) — جماعت بھدرواہ کو خطرات کا خدشہ ہے۔

(۳) — مکرم الحاج شیخ محمد محسن صاحب یادگیری سخت بیمار اور حیدرآباد میں زیر علاج ہیں احباب سے دعاؤں کی درخواست ہے۔ خاکسار ملک صلاح الدین ایم ۔اے وکیل المال تحریک جدید قادیان۔

(۴) — خاکسار نے اپنی جائداد سے متعلق ایک اپیل دائر کی ہوئی ہے۔ اپیل کی منظوری اور مقدمہ میں کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار غلام نبی نیاز مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ یادگیر۔

(۵) — خاکسار اس دفعہ میٹرک امتحان کے لئے دوبارہ تیاری کر رہا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے جملہ احباب جماعت و بزرگان کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد جعفر احمد
ساکن چندن پور (اڑیسہ)

ولادت

میری بیٹی عزیزہ حلیمہ بشریٰ اہلیہ پروفیسر محمد ارشد صاحب ایم ایس سی کراچی کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۱۸ رتبوک ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۸ رستمبر ۱۹۶۹ء بیٹا عطا فرمایا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عزیز نومولود کا نام محمد اکرم تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے، صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور ہم سب کے لئے قرۃ العین ہو آمین ۔

محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان

جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کے خواہشمند

احباب توجہ فرمائیں!

وزارت خارجہ حکومت ہند نے زیر چٹھی نمبر P11/29/2/7/69 مورخہ ۱/۹/۶۹ مشورہ دیا ہے کہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کے خواہشمند احباب فوری طور پر حسب ضابطہ متعلقہ حکام ضلع کو حصول پاسپورٹ کے لئے درخواست دیدیں۔ مزید علم ہوا ہے کہ وزارت خارجہ کی طرف سے جملہ صوبائی حکومتوں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

لہٰذا متعلقین فوری طور پر حصول پاسپورٹ کے لئے درخواستیں داخل کر کے دفتر ہذا کو بھی مطلع فرمادیں۔ یہ یاد رہے کہ پاسپورٹ سب دوستوں کو اپنے صوبہ جات سے ہی ملیں گے۔

ناظر امور عامہ قادیان

پہ مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی موٹر کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکتا۔ اور یہ پرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھیئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ رابطہ پیدا کیجیئے کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزہ جات دستیاب ہو سکتے ہیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA - 1

تار کا پتہ "Autocentre" فون نمبرز 23 - 1652، 23 - 5222

سپیشل گم بوٹ!

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں!

مختلف اقسام، دفاع، پولیس، ریلوے، فائر مینز، ہیوی انجینئرنگ، کیمیکل انڈسٹریز، مائنز، ڈیری، ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں!

گلوب ربڑ انڈسٹریز

☆— آفس و فیکٹری: ۱۰ پنچھورام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون نمبر ۴۴-۳۲۷۲
☆— شو روم: ۱/۳۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر ۳۴-۰۹۰۱
تار کا پتہ: گلوب ایکسپورٹ